SUN.8.March.2026
VOLUME: 22 NO: 58
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ ورقِ تازہ ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 8/مارچ 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 58
18/رمضان المبارک 1447ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات = 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

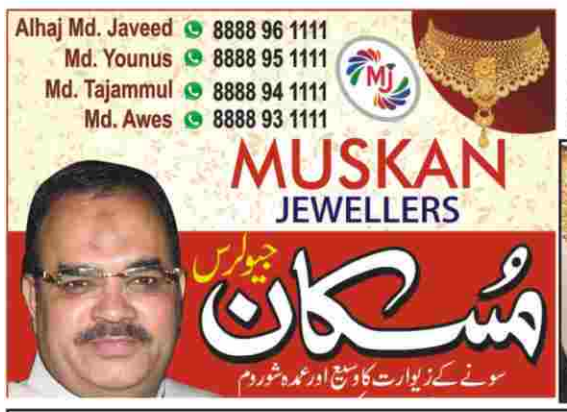

ایرانی صدر کا پڑوسی ممالک پر مزید حملے نہ کرنے کا اعلان

ٹرمپ کا ایران کو 'زیادہ شدت سے نشانہ بنانے' کا انتباہ

تہران / واشنگٹن ۔ 7/ مارچ (ایجنسیز) سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر جاری کیے گئے بیان میں امریکی صدر نے ایرانی صدر کے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ایران نے معافی مانگی ہے اور اپنے مشرق وسطیٰ کے پڑوسیوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیے ہیں جبکہ وعدہ کیا ہے کہ وہ اب ان پر حملہ نہیں کرے گا۔ دوسری جانب ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے سرکاری ٹیلی وژن پر ایک ویڈیو پیغام میں کہا ہے کہ ایران پڑوسی ممالک پر حملہ نہیں کرے گا جب تک کہ پہلے حملہ نہ کیا جائے۔

دبئی میں ایک گاڑی پر تباہ شدہ میزائل کے ٹکڑے گرنے سے ایک شخص ہلاک: دبئی انتظامیہ

دبئی میں مقامی انتظامیہ کے میڈیا آفس نے اعلان کیا ہے کہ دبئی کے ایک رہائشی کی موت میزائل کے ٹکڑے لگنے سے ہوئی ہے۔ مزید تفصیلات میں بتایا گیا ہے کہ ایسا اُس وقت ہوا کہ جب دبئی کے دفاعی نظام نے اس کی جانب بڑھنے والے ایک میزائل کو فضاء میں تباہ کر دیا، تاہم زمین پر اس کے ٹکڑے ایک گاڑی پر گرے جس کی وجہ سے اس گاڑی میں سوار ڈرائیور ہلاک ہوگیا۔ بیان کے مطابق یہ واقعہ شہر کے ال بارشا علاقے میں پیش آیا۔ واضح رہے کہ اب سے کچھ ہی دیر قبل متحدہ عرب امارات کی انتظامیہ کی جانب سے یہ خبر بھی سامنے آئی تھی کہ وہ منیپ طور پر ایران کی طرف سے آنے والے 'میزائل اور ڈرونز' کو فضا میں تباہ کرنے کی کوشش میں ہیں۔

ایران کے اقدامات میں شدت کی ذمہ داری امریکہ پر عائد ہوگی: ایرانی وزیر خارجہ

ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی کا کہنا ہے کہ 'ایران کی 'تنازعہ کم کرنے پر آمادگی' کو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ختم کر دیا ہے۔'

انھوں نے مزید کہا کہ 'ایران کے اقدامات میں شدت کی ذمہ داری امریکہ پر عائد ہوگی۔' سنیچر کے روز امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے تازہ بیانات کے بعد ایک بیان میں عراقچی نے کہا کہ 'ٹرمپ نے ایران کی 'صلاحیتوں، عزم اور ارادے' کا غلط اندازہ لگایا اور اس کی تشریح غلط انداز میں کی۔' ایرانی وزیرِ خارجہ نے مزید کہا کہ 'اگر ٹرمپ کشیدگی بڑھانے کی کوشش کریں تو اس کے لیے ہماری طاقتور مسلح افواج طویل عرصے سے تیار ہیں۔' انھوں نے خبردار کیا کہ 'ایران پر جنگ مسلط کیے جانے کے بعد اب اگر اُس کے حقِ دفاع کے دوران جاری کارروائیوں میں شدت آتی ہے تو اس کی مکمل طور پر ذمہ داری امریکی انتظامیہ پر ہوگی۔' عراقچی نے اس کے بعد کہا کہ ایران کی جانب سے اس شرط پر 'تنازعہ کم کرنے پر آمادگی' کہ ہمسایہ ملک کی زمین ایران پر حملے کے لیے استعمال نہ ہوگی کو ٹرمپ نے غلط انداز میں لیا اور ایران کی صلاحیتوں پر شک کیا۔' واضح رہے کہ اس سے قبل سنیچر کے روز امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے ایک بیان میں کہا تھا کہ ایران کو 'بہت زیادہ شدت سے نشانہ' بنایا جائے گا اور فوج نئے اہداف پر غور کر رہی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر جاری بیان میں امریکی صدر نے ایرانی صدر کے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ایران نے 'معافی مانگی ہے اور اپنے مشرق وسطیٰ کے پڑوسیوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیے ہیں جبکہ وعدہ کیا ہے کہ وہ اب ان پر حملہ نہیں کرے گا۔' صدر ٹرمپ نے دعویٰ کیا کہ ایرانی صدر نے یہ وعدہ صرف امریکہ اور اسرائیل کے حملوں کی وجہ سے کیا ہے۔

میزائلوں سے قطر کو نشانہ بنانے کی کوشش کو ناکام بنا دیا گیا
قطری وزارتِ دفاع کا دعویٰ

قطری وزارتِ دفاع نے ایک بیان میں دعویٰ کیا ہے کہ اس نے قطر کو نشانہ بنانے والے ایک 'میزائل حملے' کو ناکام بنا دیا ہے۔ قطر کی وزارتِ دفاع کے مطابق ملک کی فضائی دفاعی نظام نے اس میزائل حملے کو روکنے کے لیے کارروائی کی۔ تاہم بیان میں یہ نہیں بتایا گیا کہ میزائل کس ملک یا فریق کی جانب سے داغے گئے تھے۔ یہ واقعہ ایران کے صدر مسعود پزشکیان کے اس بیان کے بعد پیش آیا ہے کہ جس میں انھوں نے اس بات کا اظہار کیا تھا کہ 'ایران اپنے پڑوسی ممالک پر اُس وقت تک حملہ نہیں کرے گا کہ جب تک دوسری جانب سے اس پر پہلے حملہ نہ کیا جائے۔'

ایران میں شہری علاقوں پر اسرائیل-امریکہ کر رہا ہے بمباری، اقوام متحدہ میں ایران کا بیان، 1300 اموات کا بھی دعویٰ

جینوا: مغربی ایشیا میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان ایران نے امریکہ اور اسرائیل پر سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ اقوام متحدہ میں ایران کے مستقل مندوب عامر سعید ایروانی نے کہا کہ دونوں ممالک کی جانب سے ایران اور اس کے شہریوں پر وحشیانہ اور وسیع پیمانے پر حملے کیے جا رہے ہیں۔ اقوام متحدہ میں دیے گئے اپنے بیان میں ایروانی نے دعویٰ کیا کہ ان حملوں میں شہریوں اور شہری ڈھانچوں کو قصداً نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق گھنی آبادی والے رہائشی علاقوں میں بھاری بم گرائے جا رہے ہیں، جس کے سبب عام لوگوں کی جانیں جا رہی ہیں۔ ایرانی مندوب نے الزام عائد کیا کہ کئی شہروں میں بلا امتیاز حملے کیے جا رہے ہیں۔ رہائشی علاقوں، عوامی سہولیات اور دیگر اہم شہری ڈھانچوں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ ان کے مطابق حملوں میں 2000 پاؤنڈ کے بم تک استعمال کیے جا رہے ہیں، جو گھنی آبادی والے علاقوں میں شدید تباہی مچا رہے ہیں۔ ایروانی نے کہا کہ ان کارروائیوں کا مقصد شہریوں کو خوف و ہراس میں مبتلا کرنا اور زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچانا ہے۔ ایران کے مطابق اب تک اس جنگ میں 1332 شہریوں کی موت ہو چکی ہے، جن میں بڑی تعداد میں خواتین اور بچے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ہزاروں لوگ زخمی ہوئے ہیں اور یہ اعداد و شمار مسلسل بڑھتے جا رہے ہیں۔ ایروانی نے یہ بھی کہا کہ پورے ملک میں تقریباً 180 سے زائد بچوں کی موت ہو چکی ہے، جو صورتحال کی سنگینی کو ظاہر کرتا ہے۔ ایران کا کہنا ہے کہ اس جنگ میں ملک بھر کے کئی اہم اداروں اور سہولیات کو نشانہ بنایا گیا ہے، جن میں ہوائی اڈے، اسکول، اسپتال اور صحت کے مراکز، رہائشی عمارتیں، اسپورٹس کمپلیکس، مساجد اور پولیس ہیڈکوارٹر شامل ہیں۔ اقوام متحدہ میں مستقل ایرانی مندوب کے مطابق 20 سے زائد اسکول اور 13 صحت کے مراکز کو حملوں کے باعث نقصان پہنچا ہے، جس کی وجہ سے عام شہریوں کی حفاظت اور زندگیوں کو سنگین خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ ایران نے اس معاملے کو لے کر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے فوری مداخلت کا مطالبہ کیا ہے۔ ایروانی نے کہا کہ ایران کئی بار کونسل سے اس مجرمانہ جنگ کو روکنے کی اپیل کر چکا ہے، لیکن اب تک کوئی ٹھوس کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ عالمی برادری کو شہریوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے فوری اقدامات کرنے چاہئیں۔

ٹی-20 ورلڈ کپ 2026: اختتامی تقریب میں قومی اور بین الاقوامی ستارے بکھیریں گے جلوہ

احمد آباد: ٹی-20 ورلڈ کپ 2026 کا فائنل مقابلہ اتوار (8 مارچ) کو احمد آباد کے نریندر مودی اسٹیڈیم میں ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان کھیلا جائے گا۔ مقابلے کے آغاز سے قبل ٹورنامنٹ کی 'کلوزنگ سیرمنی' (اختتامی تقریب) کا انعقاد ہوگا، جس میں بین الاقوامی ستارے بھی جلوہ بکھیرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے اختتامی تقریب میں پرفارم کرنے والے فنکاروں کی فہرست جاری کر دی ہے، جس میں بین الاقوامی پاپ سنگر ریکی مارٹن کا بھی نام شامل ہے۔

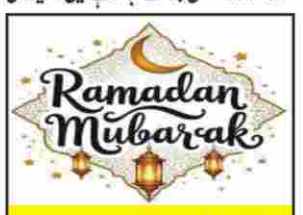

آج کا افطار: 6:33
کل کی سحر: 5:13

شہزادہ سلطان ایئر بیس کو بیلسٹک میزائل سے نشانہ بنانے کی کوشش کی گئی: سعودی وزارتِ دفاع کا دعویٰ

بحرین میں امریکی فوجی اڈے کو میزائلوں نشانہ بنایا گیا ہے: ایرانی فوج کا دعویٰ

جدہ: سعودی عرب کی وزارتِ دفاع کی جانب سے ایک اعلان میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ الخرج کے قریب واقع شہزادہ سلطان ایئر بیس کی جانب ایک بیلسٹک میزائل داغا گیا۔ تاہم یہ میزائل ایک غیر آباد علاقے میں گرا جس کی وجہ سے ایئر بیس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے۔ سعودی وزارتِ دفاع کی جانب سے اس حوالے سے کوئی بھی بیان سامنے نہیں آیا ہے کہ یہ بیلسٹک میزائل کیس کی جانب سے اور کہاں سے داغا گیا۔ ایران میں پاسدارانِ انقلاب کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ انھوں نے بحرین میں واقع ایک امریکی فوجی اڈے کو 'میزائلوں' کی مدد سے نشانہ بنایا ہے۔ پاسدارانِ انقلاب کے مطابق یہ حملہ ان غیر مصدقہ اطلاعات کے ردعمل میں کیا گیا ہے جن میں کہا گیا تھا کہ امریکہ نے آبنائے ہرمز میں ایک جزیرے پر واقع میٹھے پانی کے پلانٹ کو نشانہ بنایا ہے۔ دوسری جانب بحرین کی وزارتِ داخلہ کے مطابق ملک میں حملے کے خطرے کے پیشِ نظر سائرن بجائے گئے ہیں اور شہریوں سے کہا گیا ہے کہ وہ محفوظ مقامات پر منتقل ہو جائیں۔ چند لمحے قبل بحرین کی وزارتِ داخلہ نے ایکس پر اپنے ایک پیغام میں بتایا تھا کہ دارالحکومت منامہ میں ایک گھر اور اس کے آس پاس کی عمارتوں کو جزوی طور پر ایک حملے میں نقصان پہنچا ہے۔ وزارت کے مطابق ملک کا سول ڈیفنس آگ پر قابو پانے کے لیے اپنی کارروائی کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ ایران کے سفیر نے برطانیہ کو ایران پر حملوں میں شامل ہونے سے احتیاط کرنے کا کہا ہے۔ برطانیہ میں ایران کے سفیر سید علی موسوی نے برطانوی حکومت کو ایران پر حملوں میں شامل ہونے کے خلاف خبردار کرتے ہوئے کہا کہ 'اس بات میں کوئی شق والی بات نہیں کہ ہم ہر حال میں اپنا دفاع کریں گے۔' سنڈے ویدلورا کو نزبرگ نامی پروگرام کو دیے گئے ایک انٹرویو میں موسوی سے پوچھا گیا کہ اگر برطانوی طیارے ایرانی میزائلوں یا ڈرونز کو مار گرائیں تو کیا انھیں جائز ہدف سمجھا جائے گا؟ اس سوال کے جواب میں انھوں نے کہا کہ 'اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم اپنا دفاع کریں گے اور ہم توقع کرتے ہیں کہ دوسرے لوگ، جن میں برطانوی حکومت بھی شامل ہے، اپنی سرگرمیوں میں بہت نرمی اور بہت احتیاط سے کام لے گی۔' ایرانی سفیر نے مزید کہا کہ یہ 'اچھی بات' ہے کہ برطانیہ اس 'جارحیت' میں شامل نہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کے خیال میں برطانوی حکومت نے عراق پر حملے سے سبق سیکھا ہے اور 'وہ اس جارحیت کی غیر قانونی حیثیت کو جانتے ہیں۔'

ایران۔اسرائیل جنگ کے سبب گجرات میں 100 فیکٹریاں بند

10 لاکھ مزدوروں پر لٹکی بے روزگاری کی تلوار

احمد آباد: (ایجنسیز) اسرائیل۔ ایران کے درمیان گزشتہ ایک ہفتے سے جاری جنگ کے اثرات مشرق وسطیٰ سمیت پوری دنیا پر مرتب ہو رہے ہیں۔ اس صورتحال سے ہندوستان مستثنیٰ نہیں رہا۔ یہاں کے مختلف شعبوں کو بھی سخت بحران کا سامنا ہے۔ اسرائیل اور ایران جنگ کا براہ راست اثر گجرات کے موربی سیرامک انڈسٹری پر بھی پڑا ہے جو ضروری گیس پر انحصار کرتی ہے اور اس وقت وہ پروپین اور قدرتی گیس کی کمی سے گزر رہی ہے۔ یہاں پروپین گیس ختم ہو گئی ہے اور قدرتی گیس بھی بہت محدود مقدار میں بچی ہے۔ اس کے ختم ہونے پر ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ سبھی صنعتوں کو بند کرنا پڑتا ہے۔ انڈسٹری کی موجودہ صورتحال سے لاکھوں مزدوروں کے سامنے روزی روٹی کا بحران پیدا ہو گیا ہے۔ اس دوران موربی سیرامک انڈسٹری میں کام کرنے والے مزدوروں پر لٹک رہی بے روزگاری کی تلوار نے مزدوروں سے لے کر ان کے اہل خانہ تک کو پریشان کر دیا ہے۔ ایسے مزدوروں کا کہنا ہے کہ ہم 4-5 سال سے یہاں کرائے پر رہ رہے ہیں۔ اچانک انڈسٹری بند ہو رہی ہے اور ہماری صنعت تباہ ہو رہی ہے۔ کیا سوچیں اور کیا کریں، کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ آگے کیا کرنا ہے؟ یہ بھی معلوم نہیں ہے۔ اس سلسلے میں 'این ڈی ٹی وی' کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ موربی سیرامک انڈسٹریز کے بند ہونے سے 10 لاکھ سے زائد مزدور روزی روٹی سے محروم ہو جائیں گے، جن میں سے 4 لاکھ مزدور براہ راست طور پر انڈسٹری سے وابستہ ہیں اور 6 لاکھ مزدور بالواسطہ طور پر انڈسٹری سے وابستہ ہیں۔ اب یہ معلوم نہیں ہے کہ جنگ کب تک چلے گی اور موجودہ صورتحال کو دیکھتے ہوئے مزدور گھروں کو واپس جانے پر مجبور ہوں گے۔ جنگ کی وجہ سے سیرامک کی برآمدات پر بھی براہ راست اثر پڑے گا۔ فی الحال موربی سیرامکس میں 30 فیصد ٹائلس کا ایکسپورٹ مارکیٹ ہے جس میں بائیڈو کوئی نہیں خریدے گا۔ جس کی وجہ سے 'ویٹ اینڈ واچ' کی صورتحال پیدا ہوگی۔ ابھی کنٹینر کرائے میں بھی اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ اس وقت کنٹینر کرائے میں 2,000 ڈالر کا اضافہ ہوا ہے، جس کا اثر براہ راست کنٹینرز کی لوڈنگ اور بندرگاہ پر پہنچنے کی تعداد پر پڑے گا۔ جنگ کی وجہ سے جیسے مرکزی حکومت نے طے کیا ہے کہ روس سے خام تیل درآمد کیا جائے گا، ویسے ہی اگر جو گاس بھی روس سے درآمد ہو جائے تو مستقبل میں انڈسٹری کو راحت مل سکتی ہے۔ گیس کے بحران کے درمیان موربی سیرامک انڈسٹری بند ہو رہی ہے جس کا براہ راست اثر مزدور طبقے پر پڑ رہا ہے۔ موربی سیرامک انڈسٹری میں برسوں سے کام کرنے والے مزدور اب اپنے اہل خانہ کے ساتھ آبائی علاقوں کو لوٹنے پر مجبور ہیں۔ جو مزدور برسوں سے سیرامک انڈسٹری میں کام کر رہے ہیں اور اپنا گزارا کر رہے ہیں، وہ بھی پریشان ہیں۔ اپنے خاندان کا پیٹ کیسے پالیں گے، یہ سب سے بڑا سوال ہے۔ پیکنگ کی نگرانی کرنے والے ایک ورکر نے کہا کہ میں مدھیہ پردیش سے آیا ہوں، میں یہاں کام کرتا ہوں۔، اب یہ کمپنی بند ہونے والی ہے، ہمارا روزگار کیسے چلے گا، پورے خاندان کے لیے اب ہم کیا کریں گے؟ فیکٹری میں کام کرنے آئے بنگال کے ایک ورکر نے کہا کہ یہاں ہمارے علاقے کے تقریباً 60 لوگ ہیں، سب کرائے پر رہتے ہیں۔ ہم یہاں 4-5 سال سے کام کر رہے ہیں، اچانک انڈسٹری بند ہو رہی ہے اور ہماری صنعت ختم ہو رہی ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ کیا سوچوں یا کیا کروں۔ مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ آگے کیا کرنا ہے۔

اتر پردیش ایس آئی آر: 10 اپریل کو جاری کی جائے گی حتمی ووٹر لسٹ

لکھنو: اتر پردیش میں آئندہ سال اسمبلی انتخاب ہونے والے ہیں، اس سے قبل ریاست میں ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کا عمل جاری ہے۔ اس درمیان ہفتہ (7 مارچ) کو یو پی ایس آئی آر کے متعلق بڑا اپڈیٹ سامنے آیا ہے۔ الیکشن کمیشن کے مطابق اتر پردیش کی حتمی ووٹر لسٹ 10 اپریل کو جاری کر دی جائے گی۔ اس سے قبل 68 لاکھ سے زائد لوگوں نے ووٹر لسٹ میں نام شامل کرنے کے لیے فارم-6 بھرا ہے، جبکہ 3 لاکھ سے زائد لوگوں نے اپنا نام فہرست سے نکلوانے کے لیے فارم-7 جمع کیا ہے۔

ریاست بھر میں گیس سلنڈر کی قیمتوں میں اضافہ؛ گھریلو سلنڈر 60 روپے مہنگا

ممبئی: ریاست بھر میں گیس سلنڈر کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے اور نئی قیمتیں آج سے نافذ ہو گئی ہیں۔ گھریلو گیس سلنڈر کی قیمت میں 60 روپے کا اضافہ کیا گیا ہے، جبکہ 19 کلوگرام کے تجارتی گیس سلنڈر کی قیمت میں 115 روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ اس قیمت میں اضافے کی وجہ بین الاقوامی حالات ہیں۔ امریکہ، ایران اور اسرائیل کے درمیان جاری کشیدہ صورتحال کے باعث گیس کی سپلائی متاثر ہوئی ہے، جس سے گیس کی قلت پیدا ہو گئی ہے۔ طلب میں اضافے کی وجہ سے گیس سلنڈر کی قیمتوں میں اضافہ کیا گیا ہے۔ اس قیمت میں اضافے کے باعث ریاست کے عام شہریوں اور کاروباری طبقے پر مالی بوجھ بڑھنے کا امکان ہے۔ دریں اثنا بڑھتی ہوئی گیس قیمتوں کا سب سے زیادہ اثر عام صارفین پر پڑ رہا ہے اور اس کا بوجھ براہ راست عوام کو برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔

مشرق وسطیٰ میں جنگ کے سبب ہندوستان کی بندرگاہوں پر بھاری جام
سمندر میں پھنسا باسمتی چاول، پیاز سمیت کروڑوں روپے کا سامان

ممبئی: مشرق وسطیٰ میں جاری کشیدگی نے عالمی تجارتی راستوں کو بری طرح متاثر کیا ہے، خاص طور پر آبنائے ہرمز اور خلیج فارس سے گزرنے والی سپلائی چین سب سے زیادہ متاثر ہے۔ اس جغرافیائی سیاسی کشیدگی کا براہ راست اثر اب ہندوستان کے مغربی ساحلی تجارتی راہداریوں پر محسوس ہونے لگا ہے۔ جے این پی ٹی (نوی ممبئی) (اور موندرا پورٹ (گجرات) (پرائیویٹ جام سنگین سطح پر پہنچ گیا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں جنگ کی وجہ سے بڑی شپنگ کمپنیوں نے بکنگ معطل کر دی ہے اور جہازوں کو کیپ آف گڈ ہوپ کے لیے راستے کی طرف موڑ دیا ہے۔ نتیجے کے طور پر ہزاروں کنٹینرز جن میں اعلیٰ قیمت کی زرعی اور صنعتی مصنوعات لدی ہیں، ہندوستانی بندرگاہوں پر پھنس گئے ہیں۔ اس کا اثر گھریلو منڈیوں، خاص طور پر واشی اے پی ایم سی میں ریورس فلو بحران' کے طور پر ظاہر ہو رہا ہے جہاں برآمد کے لیے مقرر کردہ سامان مارکیٹ میں واپس کیا جا رہا ہے۔ ہندوستان سے مشرق وسطیٰ جانے والے کارگوز میں زرعی مصنوعات سب سے زیادہ متاثر ہوئی ہیں۔ اس وقت بندرگاہوں اور ٹرانزٹ میں بھاری مقدار میں برآمدات پھنسی ہوئی ہیں۔ ان میں باسمتی چاول 4 لاکھ ٹن 2) لاکھ ٹن ہندوستانی بندرگاہوں پر، 2 لاکھ ٹن ٹرانزٹ میں پھنسا ہوا ہے۔ وہیں تازہ انگور 5 سے 6 ٹن (+300 کنٹینرز)، پیاز 5, 400 ٹن (150 سے 200 کنٹینر، بنیادی طور پر ناسک سے،) کیلا اور انار +1,000 ریفر یونٹس میں سینکڑوں ٹن، فروزن بفیلو گوشت +300 پوریشیبل کنٹینرز میں بڑی مقدار میں پھنسا ہوا ہے۔ برآمدات کے ساتھ ساتھ درآمدی صنعتی اور ضروری مصنوعات بھی بری طرح متاثر ہوئی ہیں۔ جیسے سلفر اور جپسم 3 لاکھ ٹن کی ترسیل میں تاخیر ہوئی ہے۔ خشک میوہ جات اور کھجوریں 600 سے 700 کنٹینرز بندر عباس جیسے مراکز پر پھنسے ہوئے ہیں۔ وہیں ایل پی جی کے 5 بڑے جہازوں کا رخ موڑ دیا گیا یا ملتوی کر دیا گیا ہے۔

ورقِ تازہ

08 March 2026 اداریہ

یومِ خواتین: جشن یا خود احتسابی؟

آج جب دنیا ''عالمی یوم خواتین'' کی خوشیاں منا رہی ہے، تو ہندوستان کے لیے یہ محض ایک تقریب نہیں بلکہ اپنی سماجی جڑوں کی گہرائی میں اتر کر خود احتسابی کا ایک اہم لمحہ ہے۔ ہندوستانی معاشرہ اس وقت ایک عجیب دوراہے پر کھڑا ہے، جہاں ایک طرف جدیدیت کی چکا چوند میں خواتین خلا تک رسائی حاصل کر رہی ہیں، تو دوسری طرف فرسودہ روایات کی زنجیریں آج بھی ان کے قدموں کی بیڑیاں بنی ہوئی ہیں۔ یہ اداریہ اس عزم کی تجدید ہے کہ نسائی بااختیاری صرف کاغذوں تک محدود نہ رہے بلکہ اس کے ثمرات ملک کے دور افتادہ دیہاتوں کی کچی بستیوں تک پہنچیں۔ ہندوستان کی پارلیمانی تاریخ میں ''خواتین ریزرویشن بل'' (ناری شکتی وندن ادھینیم) کی منظوری ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ دہائیوں کے انتظار کے بعد قانون ساز اداروں میں خواتین کے لیے 33 فیصد نشستوں کا تحفظ اس بات کی نوید ہے کہ اب فیصلے کرنے والے ایوانوں میں عورت کی آواز محض رسمی نہیں بلکہ فیصلہ کن ہوگی۔ تاہم، یہ نمائندگی تبھی بامعنی ہوگی جب اسے پردھان پتی جیسے تصورات سے پاک کیا جائے گا، جہاں اقتدار کی کرسی پر خاتون بیٹھتی ہے لیکن اختیارات اس کا شوہر یا مرد رشتہ دار استعمال کرتا ہے۔ سیاسی جماعتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ خواتین کو محض کوٹہ پورا کرنے کے لیے نہیں، بلکہ ان کی بصیرت اور انتظامی صلاحیتوں کی بنیاد پر آگے لائیں تاکہ ملک کی پالیسی سازی میں صنفی توازن پیدا ہو سکے۔

تعلیمی میدان میں اگرچہ صنفی تناسب بہتر ہوا ہے، لیکن اعلیٰ تعلیم اور روزگار کے درمیان کا فاصلہ اب بھی تشویشناک ہے۔ ہندوستان میں لاکھوں لڑکیاں گریجویشن تو مکمل کر لیتی ہیں، لیکن سماجی دباؤ اور گھریلو ذمہ داریوں کی وجہ سے ان کا پیشہ ورانہ سفر شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ ''لیبر فورس پارٹیسپیشن ریٹ'' میں خواتین کی کمی اس بات کی عکاس ہے کہ ہم اپنی افرادی قوت کا ایک بڑا اور ذہین حصہ ضائع کر رہے ہیں۔ جب تک ورکنگ ویمن کے لیے محفوظ ٹرانسپورٹ، بچوں کی نگہداشت کے مراکز اور لچکدار کام کے اوقات فراہم نہیں کیے جائیں گے، معاشی بااختیاری کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ ایک خودمختار عورت نہ صرف اپنا بوجھ اٹھاتی ہے بلکہ وہ ملکی معیشت (GDP) میں بھی کلیدی اضافہ کرتی ہے۔ ڈیجیٹل انقلاب کے اس دور میں جہاں ٹیکنالوجی نے زندگی آسان کی ہے، وہیں خواتین کے لیے سائبر اسپیس میں نئے خطرات بھی پیدا کر دیے ہیں۔ سوشل میڈیا پر ہراساں کرنا، ڈیپ فیک ٹیکنالوجی کا غلط استعمال، آن لائن اسٹاکنگ اور ٹرولنگ کے ذریعے خواتین کی آواز کو دبانے کی کوششیں عام ہو چکی ہیں۔ یہ ایک نیا محاذ ہے جہاں عورت کو اپنی عزتِ نفس کی حفاظت کے لیے لڑنا پڑ رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ڈیجیٹل خواندگی کے ساتھ ساتھ سخت سائبر قوانین کا نفاذ یقینی بنایا جائے تاکہ خواتین بلاخوف وخطر اپنی رائے کا اظہار کر سکیں اور جدید ٹیکنالوجی کو اپنی ترقی کے لیے استعمال کر سکیں۔

عدالتی نظام اور قانونی چارہ جوئی کے حوالے سے بھی ہندوستان میں خواتین کو بڑی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ اگرچہ سپریم کورٹ نے جائیداد میں برابر کے حق اور کام کی جگہ پر ہراسانی کے خلاف وشاکھا گائیڈ لائنز جیسے اہم فیصلے دیے ہیں، لیکن نچلی عدالتوں میں برسوں تک لٹکتے مقدمات متاثرہ خواتین کے حوصلے پست کر دیتے ہیں۔ ''انصاف میں تاخیر، انصاف سے محرومی ہے'' کا مقولہ خواتین کے مقدمات پر سب سے زیادہ صادق آتا ہے۔ ہمیں ایک ایسا نظامِ عدل وضع کرنا ہوگا جہاں گھریلو تشدد اور صنفی امتیاز کے شکار افراد کو فوری اور سستا انصاف میسر ہو، تاکہ قانون کا خوف مجرموں کو سر اٹھانے سے روک سکے۔ ایک اور نظرانداز شدہ پہلو خواتین کی صحت اور نفسیاتی بہبود کا ہے۔ ہندوستانی گھرانوں میں مروجہ ایثار کا تصور اکثر عورت کی اپنی صحت کی قربانی مانگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک کی نصف سے زائد خواتین اینیمیا (خون کی کمی) کا شکار ہیں اور زچگی کے دوران شرح اموات (MMR) میں کمی کے باوجود اہداف ابھی دور ہیں۔ مزید برآں، خواتین کی ذہنی صحت پر سماجی دباؤ کے اثرات کو اکثر معمولی بات سمجھ کر ٹال دیا جاتا ہے۔ ایک صحت مند اور ذہنی طور پر پرسکون ماں ہی ایک توانا اور باشعور نسل کی آبیاری کر سکتی ہے۔ ہمیں صحت کے بجٹ میں خواتین کی مخصوص ضروریات کے لیے مختص رقم میں اضافہ کرنا ہوگا۔

سب سے بڑی اور بنیادی تبدیلی سماجی نفسیات کی تبدیلی ہے۔ جب تک سماج بیٹی کی پیدائش پر خاموش ماتم کرنا نہیں چھوڑے گا اور اسے ''پرایا دھن'' یا ''امانت'' سمجھنے کے بجائے ایک آزاد انسان اور اثاثہ تسلیم نہیں کرے گا، تمام سرکاری اسکیمیں محض اعداد وشمار کا کھیل رہیں گی۔ مردوں کو اس صنفی مساوات کی مہم میں ایک حلیف کے طور پر شامل ہونا ہوگا، کیونکہ عورت کی ترقی مرد کی تنزلی نہیں بلکہ ایک متوازن، پرامن اور ترقی یافتہ معاشرے کی ضمانت ہے۔ آئیے آج کے دن یہ عزم کریں کہ ہم ایک ایسا ہندوستان تعمیر کریں گے جہاں ہر بیٹی کے ہاتھ میں قلم ہو، ہر عورت کے دل میں تحفظ کا یقین ہو اور ہر ماں کی آنکھوں میں اپنے بچوں کے روشن مستقبل کا اطمینان ہو۔ خواتین کی خودمختاری محض ایک ''خواتین کا مسئلہ'' نہیں ہے، بلکہ یہ ایک انسانی اور قومی مسئلہ ہے۔ جب تک ہم اپنی نصف آبادی کو سماجی، معاشی اور سیاسی طور پر پیچھے رکھیں گے، مکمل ترقی کا خواب محض ایک سراب رہے گا۔ 8 مارچ کا یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ نعروں کی گونج اور اشتہارات کی چمک دمک سے نکل کر اب ہمیں ٹھوس عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔ ہندوستان کی حقیقی ترقی اس دن ہوگی جب ملک کی ہر بیٹی اپنی حفاظت کے لیے کسی سہارے کی محتاج نہیں ہوگی، جب اسے اپنی زندگی کے فیصلے کرنے کا پورا اختیار ہوگا اور جب معاشرے کا ہر طبقہ اسے ''بیٹی'' یا ''بہن'' کے جذباتی رشتوں سے ہٹ کر ایک آزاد اور برابر کے شہری کے طور پر تسلیم کرے گا۔ وقت آ گیا ہے کہ ہم صنفی امتیاز کی دیواریں گرا کر ایک ایسے نئے ہندوستان کی بنیاد رکھیں جہاں صنف نہیں بلکہ صرف صلاحیت اور انسانیت ہی ترقی کا واحد معیار ہو۔

قارون کی دولت اور سزا کا واقعہ ابراہیمی مذاہب میں: وہ شخص جس کے خزانوں کی چابیاں 300 خچروں پر لادی جاتی تھیں

وقار مصطفیٰ

زمین شَق ہوئی اور وہ شخص، جس کے خزانوں کی کنجیاں کئی طاقتور آدمیوں پر بھاری تھیں، زمین میں دھنسا دیا گیا۔۔ مسیحیت اور یہودیت دونوں میں مرکزی حیثیت رکھنے والے مذہبی متون کے مجموعے بائبل میں اِس شخص کو 'قورح' کہا گیا جبکہ مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن میں 'قارون'۔ مفسرین کے مطابق مسلمانوں کی مقدس کتاب میں قارون کا واقعہ (یعنی ایک انتہائی دولتمند شخص کی بنی اسرائیل کی جانب بھیجے گئے پیغمبر حضرت موسیٰ کی مخالفت) بیان کرنے کی وجہ مکہ میں قریش کے امیر کبیر افراد کی پیغمبرِ اسلام سے دشمنی تھی۔ قرآن مجید کی 28 ویں سورہ 'القصص' میں ہے کہ (یہ اپنے ساز وسامان پر نہ اترائیں۔ اِنھیں بتاؤ کہ) قارون موسیٰ کی قوم ہی میں سے تھا، پھر وہ اُن کے خلاف سرکش ہو گیا۔' اِس سرکشی یا بغاوت کا سبب قورح کا حضرت موسیٰ سے حسد تھا کہ انھیں بنی اسرائیل نے اپنا رہنما مانا اور اُن کے ساتھ ہجرت کر کے مصر سے نکلنے پر تیار ہوئے۔ اس واقعے کے تفصیلات اسلام کے علاوہ مسیحی مذہب سے بھی ملتی ہیں۔ بائبل میں عہد نامہ قدیم کی کتاب 'گنتی' میں درج ہے کہ 'قورح بن اضہار بن قہات بن لاوی نے بنی روبن میں سے الیاب کے بیٹوں داتن اور ابیرام اور پلت کے بیٹے اون کے ساتھ مل کر اور آدمیوں کو ساتھ لیا اور وہ اور بنی اسرائیل میں سے 250 اور اشخاص، جو جماعت کے سردار اور چیدہ اور مشہور آدمی تھے، موسیٰ کے مقابل میں اٹھے۔' قرآن میں ہے کہ 'ہم نے اُس (قورح یا قارون) کو اتنے خزانے دے رکھے تھے کہ اُن کی کنجیاں کئی طاقتور مردوں کی جماعت بھی مشکل ہی سے اٹھاتی تھی۔' قورح کی دولت کا بیان پہلی صدی عیسوی کے یہودی مؤرخ فلافیوس یوسفوس نے اپنی کتاب 'اینٹیکو یٹیز آف دی جیوز' میں کیا ہے اور اسے عبدالماجد دریابادی نے اپنی انگریزی اور بعد میں اُردو زبان میں چھپنے والی 'تفسیر ماجدی' میں یوں نقل کیا: 'قورح ایک ممتاز حیثیت کا یہودی تھا، خاندانی حیثیت سے بھی اور اپنی دولت کے سبب بھی۔ اس نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ کو انتہائی بلند عظمت حاصل تھی۔ وہ اس بات سے ناخوش تھا اور اس وجہ سے اس نے حسد کرنا شروع کر دیا (وہ موسیٰ کے قبیلے ہی سے تھا اور اُن کا ایک قرابت دار تھا)۔' اس کو خاص طور پر شکایت یہ تھی کہ وہ اپنی بے انتہا دولت کے سبب اور اس وجہ سے بھی کہ وہ خاندانی وجاہت میں حضرت موسیٰ سے کم نہ تھا، اس معزز منصب کا زیادہ مستحق تھا جو موسیٰ کو حاصل تھا۔' یہودی دائرۃ المعارف (جیوش انسائیکلوپیڈیا) میں لکھا ہے کہ 'قورح کے خزانوں کی کنجیاں 300 خچروں پر لادی جاتی تھیں۔' اور یہی دولت قورح یا قارون کی سرکشی اور غرور کا باعث تھی۔

قرآن میں ہے کہ 'جب اُس کی قوم کے لوگوں نے اُسے نصیحت کی کہ اِترا ؤ مت، اِس لیے کہ اللہ اِترانے والوں کو پسند نہیں کرتا اور جو کچھ خدا نے تمھیں دے رکھا ہے، اُس میں آخرت کے گھر کے طلبگار بنو اور اِس دنیا سے اپنا حصہ وہاں لے جانا نہ بھولو اور جس طرح خدا نے تمھارے ساتھ احسان کیا ہے، اُسی طرح تم بھی دوسروں کے ساتھ احسان کرو اور زمین میں فساد کے خواہاں نہ ہو، اِس لیے کہ اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔' جاوید احمد غامدی اپنی تفسیر 'البیان' میں لکھتے ہیں کہ 'قوم کے دانشمند لوگوں نے نہایت شائستہ الفاظ میں قارون کو تنبیہ کی کہ خدا کی نعمتیں پا کر جو لوگ اُن کے غرور میں خدا ہی کے خلاف اکڑنے کی جسارت کریں، وہ بالآخر خدا کی پکڑ میں آ جاتے ہیں۔' جاوید احمد غامدی کے مطابق 'مدعا یہ ہے کہ دنیا کی ہر چیز سراسر خدا کی بخشش ہے، اِسے اپنی میراث اور اپنی قابلیت و استحقاق کا کرشمہ خیال نہ کرو۔ تمھاری ابدی زندگی میں جو کچھ اِس میں سے تمھارے کام آئے گا، وہ اِس کا وہی حصہ ہے جو خدا کی راہ میں خرچ کر کے تم یہاں سے وہاں لے جاؤ گے۔' وہ مزید لکھتے ہیں کہ 'یہ خدا کا احسان ہے کہ اُس نے تمھیں اِس قدر مال و دولت سے نوازا ہے۔ وہ اپنی صفات کا عکس اپنے بندوں میں بھی دیکھنا چاہتا ہے اور اُنھی لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اُس کے بندوں کے معاملے میں اِسی طرح محسن ہو کر زندگی بسر کریں۔' اِس نصیحت کے بعد قارون نے کیا جواب دیا، اس کا ذکر بھی قرآن میں موجود ہے۔ سورہ القصص میں بیان ہے: 'اُس نے جواب دیا: یہ سب تو مجھے میرے ذاتی علم کی بنا پر ملا ہے۔' قرآن کے مطابق 'کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ اللہ اُس سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکا ہے جو قوت میں اُس سے بڑھ کر اور جمعیت میں اُس سے کہیں زیادہ تھیں۔ اِس طرح کے مجرموں سے تو اُن کے گناہوں کے بارے میں سوال بھی نہیں کیا جاتا۔' قورح یا قارون کی شان وشوکت سے کچھ لوگ متاثر تھے اور دیگر اس کے انجام سے خائف۔ قرآن میں ہے کہ (ایک دن) وہ اپنی شان وشوکت کے ساتھ اپنی قوم کے لوگوں کے سامنے نکلا تو دنیا کی زندگی کے طلبگار (اُسے دیکھ کر) کہنے لگے کہ جو کچھ قارون کو ملا ہے، اے کاش، ہمیں بھی ملا ہوتا! اِس میں شبہ نہیں کہ وہ بڑی قسمت والا ہے۔' اور جن کو علم کی دولت عطا ہوئی تھی، وہ بول اٹھے کہ شامت کے مارو، جو ایمان لائیں اور اچھے عمل کریں، اُن کے لیے خدا کا اجر اِس سے کہیں بہتر ہے (یہی وہ حکمت ہے جس کی ہر شخص کو تمنا کرنی چاہیے) اور یہ اُنھی کو ملتی ہے جو صبر کرنے والے ہوں۔' قرآن کے مطابق قارون کا یہ انجام ہوا: 'ہم نے قارون اور اُس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا، تو نہ کوئی جماعت اُس کے لیے اُٹھی کہ خدا کے مقابل میں اُس کی مدد کرتی اور نہ وہ آپ ہی اپنے آپ کو بچا سکا۔'

(بی بی سی اردو)

ریزہ ریزہ ہو کر بکھرتا مسلمانوں کے پیسوں کا یہ پہاڑ

احساس ذمہ داری اور منصوبہ بندی کے فقدان کے سبب ملت زکوٰۃ کے حقیقی فوائد سے محروم

محمد ضیاء الدین، پربھنی

عام رجحان یہ ہے کہ رمضان المبارک نہ صرف جسمانی عبادات کا بلکہ معاشی عبادت کا مہینہ بھی ہے چونکہ یہ مہینہ فیوض و برکات کا حامل ہے جس کے سبب مسلمان اس مہینے میں اللہ کی رضاء کے حصول کے لیے مصروف جہد رہتے ہیں رمضان کے روزوں اور معمول کی نماز کے علاوہ زاید عبادات کے ذریعہ اللہ کو راضی کرنے کی سعی کی جاتی ہے یہ عام منظر نامہ ہے کہ رمضان کی آمد سے ایک ماہ پہلے ہی ہر مقام پر دینی تعلیم کے مدارس کے جلسوں کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا جن میں کہیں مدرسے کے طلباء کی سرگرمیوں کا مظاہرہ ہوتا ہے تو کہیں نامور علمائے کرام کے خطابات رکھے جاتے ہیں اور ان کا مقصد ہوتا ہے لوگوں کو اپنی زکوٰۃ کی رقم ان مدارس کو دینے کی ترغیب وتلقین دینا اور یہ کہ ان مدارس کا وجود ملت کی جانب سے ہونے والی اعانت ہی پر ہے نہ صرف دینی مدارس بلکہ دیگر تنظیمیں اور ادارے بھی اس مد میں ملنے والی امداد کے طالب ہوتے ہیں کہ وہ بھی ایسے ہی فلاحی و رفاہی کام کر رہے ہوتے ہیں علاوہ ازیں مانگنے والوں کی ایک بڑی تعداد ہوتی ہے جو حصول زکوٰۃ کے لیے میدان میں ڈٹ جاتی ہیں اور ہر ایک کے پاس اپنی اپنی مجبوری یا ضرورت کی ایک دلدوز کہانی ہوتی ہے اور ان کو ٹالنا بھی مشکل ہوتا ہے نتیجتاً ہر ایک کو کچھ نہ کچھ دیا جاتا ہے اور یوں مسلمانوں کی زکوٰۃ کی رقم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر جاتی ہے حالانکہ یہ کوئی معمولی رقم نہیں ہوتی لیکن افسوس کی بات یہ کہ اس کے کچھ ٹھوس نتایج سامنے نہیں آتے کہ اگلے سال یہ سارے زکوٰۃ کے دعویدار پھر اسی مقام پر نظر آتے ہیں اور پھر وہی سوال ہوتا ہے اگر ایسا ہی ہے تو پھر کیا یہ بات باعث فکر نہیں کہ آخر ہماری زکوٰۃ کا فایدہ کس کو ہو رہا ہے؟ اور یہ سب اس لیے ہو رہا ہے کہ ہمارے پاس کوئی مبسوط منصوبہ بندی نہیں ہے (یہ خوش آیند بات ہے کہ کچھ مقامات پر اس مد پر اچھا اور منظم کام ہو رہا ہے) اور بات محض زکوٰۃ تک محدود نہیں بلکہ ہر شعبہ حیات میں ہمیں یہی صورت حال دیکھنے کو ملتی ہے کہ ہمارے ہاں خرچ کی ترجیحات طئے نہیں ہیں گو کہ ان دنوں کار خیر اور امداد کے معاملے میں مسلمان کافی بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں لیکن اپنی رقم کہاں خرچ ہو اس کے تعلق سے ضروری فکر وتجیدگی کا فقدان ہے جو اس مثال سے سمجھ میں آتا ہے کہ ایک صاحب نے رئیل اسٹیٹ کے کاروبار میں کافی روپیہ کمایا معلوم ہا کہ جس علاقے میں انھوں نے پلاٹنگ کی تھی وہاں وہ دو کروڑ کے خرچ سے ایک مسجد بنانا چاہتے ہیں ظاہر ہے مسجد کی تعمیر جیسے مستحسن اقدام پر کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن خرچ سے پہلے اس کی ضرورت کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے (حالانکہ اس علاقے میں پہلے ہی سے کئی مساجد ہیں اور مختلف مکاتب فکر یا مسلک کی ہیں) اور قریب قریب ہیں بظاہر اس علاقے میں مزید کسی مسجد کی کوئی ضرورت نہیں لیکن ان کا جذبہ ایمانی ان باتوں کو نہیں مانتا کسی نے مشورہ دیا کہ جب مسجد بنانا ہی چاہتے ہیں تو کم از کم یہ کیجیے کہ اس کی آرایش وزیبایش پر بہت زیادہ خرچ کرنے کے بجاے مسجد کے احاطے میں ایک ہاسٹل بنائیے اور باہر کے وہ طلباء یہاں حصول تعلیم کے لیے آتے ہیں انھیں مفت یا براے نام کرائے پر رہایش مہیا کیجیے اس کا فایدہ یہ ہوگا کہ باہر کے غریب طلباء کو راحت ملے گی وہیں انھیں ایک محفوظ دینی ماحول ملے گا اور مسجد کے احاطے میں رہنے کے سبب وہ نمازوں کی پابندی بھی کریں گے۔

انھوں نے اس تجویز کو بہت سراہا اور خوشی کا اظہار کیا تو لگا کہ وہ اس مقصد کو سمجھ گئے ہیں لیکن جب اس مسجد کا تعمیری کام مکمل ہو گیا تو اس مجوزہ ہاسٹل کا کہیں پتہ نہیں تھا جب اس بابت استفسار کیا گیا تو وہ ہنس کر ٹال گئے ظاہر ہے کہ جب پیسہ ان کا ہے تو اسے خرچ کرنے کا حق بھی ان ہی کا ہے لیکن یہ پیسہ ملت کا بھی تو ہے اور اس کا استعمال ملت کے وسیع مفاد ہوتا تو زیادہ بہتر ہوتا یہ ایک عام رجحان ہے اس بات کو بھی کئی برس بیت گئے ہیں چونکہ رمضان کے مہینے میں مسلمان اپنی زکوٰۃ کی مدد میں ایک معتد بہ رقم خرچ کرتے ہیں وہ بھی رضا کارانہ طور پر اور اپنے دینی فرض کی ادائگی کے لیے اس لیے ضروری لگتا ہے کہ ان کو اپنے اس فرض کو منظم ومنصوبہ بند طریقے پر خرچ کرتے ہوے زکوٰۃ کے مقصد کی تکمیل کی یاد دہانی کرائی جاے یہاں یہ تذکرہ ضروری ہے کہ گزشتہ کچھ برسوں سے جب سے ملت کے مالی حالات درست ہوے ہیں مسلمانوں کی ایک اچھی خاصی تعداد فلاحی ورفاحی کاموں میں دل کھول کر خرچ کر رہی ہے وہ بھی نہایت اخلاص کے ساتھ جو ایک قابل تعریف امر ہے پہلے یہ ہوتا تھا کہ مساجد وغیرہ کی مالی ضروریات کے لیے چندہ کرنا پڑتا تھا اور اس کے باوجود یہ کام اکثر وبیشتر ادھورا رہ جاتا تھا یا خاطر خواہ کام نہیں ہو پاتا تھا لیکن آج صورت حال یہ ہے کہ بڑے بڑے اخرجات کی ذمہ داری بھی کوئی ایک فرد واحد اٹھا رہا ہے یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ کہیں کسی مسجد کی تعمیر دو چار افراد یا کسی ایک فرد واحد نے ہی کر دی اور کسی سے کوئی چندہ یا اعانت نہیں لی گئی سخاوت کی ایسی لہر چل پڑی کہ ضرورت مندوں کی ضروریات کی تکمیل دو چار یا کوئی ایک اہل خیر ہی کر دیتا ہے نہ صرف یہ بلکہ جب جب بھی کوئی آسمانی آفت آئی یا کوئی ناگہانی صورت پیش آئی تب متاثرین کی ہر طرح کی مدد کرنے والوں میں مسلمانوں کو ہی پیش پیش پایا گیا اس کے نظارے گزشتہ کرونا کے زمانے میں جابجا دیکھنے کو ملے انتہائی آزمایش کے اس دور میں مسلمانوں کے اہل خیر حضرات اشیاے ضروریہ کی گاڑیاں لے کر غریب بستیوں کی جانب چل پڑے تاکہ کوئی بھوکا نہ رہے اور خاص بات یہ کہ اس کار خیر کے وقت ان کے پیش نظر صرف انسان تھے قطع نظر ان کے مذہب کے انھوں نے اس وقت کسی کا مذہب دھرم نہیں دیکھا ایک ایسے وقت جب حالات کے مارے اپنوں کے ستاے ہوے اپنے گھروں کو پیدل ہی جانے پر مجبور بھوکے پیاسے لوگوں کو راستے میں کھانا پانی دینے والے مسلمان ہی تھے اور تو اور یہ وہ فریضہ بھی انجام دے رہے تھے جو ان کے ذمہ نہیں تھا کہ اپنے وہ بردران وطن جن کے اپنے خوف کے سبب ان کی آخری رسومات کی ادائگی سے دور بھاگ رہے تھے مسلمانوں نے ان کی آخری رسومات کی ادایگی کا کام بھی کیا یہ تو ہوا تصویر کا ایک رخ جو بہت دلکش ہے اور جسے دیکھ دل خوش ہو جاتا ہے لیکن اس تصویر کا جو دوسرا رخ ہے وہ نہایت افسوسناک ہے جہاں ایک طرف مسلمانوں کے جذبہ خیر کی جھلکیاں ہیں وہیں دوسری طرف ان کے اس جذبہ خیر کے استحصال کی شرمناک تصاویر بھی آے دن سامنے آ کر ملت کو شرمسار کرتی رہتی ہیں جہاں یہ معاملہ ہے کہ مساجد ومدارس کے معاملے میں ایسے کندھے موجود ہیں جو ہر بڑی ذمہ داری کو سنبھالنے تیار ہیں وہیں دوسری طرف ایسے گروہ بھی موجود ہیں جو مدارس ومساجد کے نام پر ملت کا سرمایہ کترتے ہیں یہ عام مشاہدہ ہے کہ جہاں جہاں مسلمانوں کی نئی بستیاں بستی ہیں اور عام طور پر یہ معاشی طور پر غریب لوگوں کی ہوتی ہیں وہاں سب سے پہلے مسجد کی تعمیر کی فکر ہوتی ہے جو ایک نہایت مستحسن عمل ہے اور دین سے وابستگی کا ثبوت بھی ظاہر ہے کہ ان بستیوں کے مکین اپنے بل پر یہ کام کرنے سے رہے کہ ان کے لیے دو وقت کی روٹی کا انتظام کرنا ہی مشکل ہوتا ہے اب کچھ لوگ اس نئی مسجد کی تعمیر کے لیے ملت سے اعانت کے لیے نکل پڑتے ہیں یہاں بھی دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں ایک وہ جو نہایت اخلاص سے جذبہ ایمانی کے تحت اس کام کے لیے نکلتے ہیں اور اس مقصد کی تکمیل کے لیے جٹ جاتے ہیں جب کہ دوسرا ایک گروہ ہوتا ہے جس نے مساجد مدارس کے نام پر چندے کو دھندہ بنا رکھا ہوتا ہے اور افسوس ناک بات یہ کہ اس دوسرے گروہ کی تعداد ہی زیادہ ہے۔

یہ وہ گروہ جس کے ذہن میں ہمیشہ چندہ وصولی کی نت نئی اسکیمات پلتی رہتی ہیں یہ مساجد میں آئے دن کچھ ایسے کام بھی نکالتے ہیں جن کی بہت زیادہ ضرورت نہیں ہوتی لیکن ان کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس عنوان سے چندہ مانگا جا سکتا ہے اور جب وہ چندہ مانگنے کھڑے ہوتے ہیں تب مسجد کے نام لوگ ثواب کی نیت سے لوگ اپنی کمائی میں سے کچھ نہ کچھ دے ہی دیتے ہیں یہ جانے بوجھے بغیر کہ یہ رقم کہاں اور کیسے خرچ ہو رہی ہے اور یہ بھی کہ خرچ کی بھی جا رہی ہے نہیں ایک صاحب خیر کے پاس لوگ چندے کے لیے آے اور ان سے مسجد کے تعمیری کام کے لیے چندہ مانگا وہ ایک بیدار مغز شخص تھے انھوں نے تفصیلات طلب کی تو پتہ چلا کہ مسجد کی دوسری منزل کی تعمیر کے لیے وصولی جاری ہے انھوں نے پوچھا کہ اس مسجد میں فجر کی نماز میں کتنی صفیں ہوتی ہیں تو چندہ مانگنے والے بغلیں جھانکنے لگے کہ زیادہ تر مساجد کی طرح اس مسجد میں بھی فجر میں ایک صف بھی مکمل نہیں ہوتی بلکہ دیگر نمازوں کی صورت حال کم وبیش یہی ہے اس پر انھوں نے چندہ مانگنے والوں سے دریافت کیا کہ جب یہاں گراونڈ فلور پر ہی نمازی نہیں ہیں تو دوسرے منزلے کی تعمیر کی ضرورت؟ جواب ملا کہ جمعہ کے روز نمازیوں کی تعداد بہت ہوتی ہے اس لیے، اسی طرح ایک رمضان سے پہلے ایک دیہات کی مسجد میں جمعہ کے دوران امام صاحب نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ چونکہ رمضان کی آمد آمد ہے اس لیے مسجد ہذا میں دو کولر کی ضرورت ہے جبکہ مسجد کے اطراف کے کھلے ماحول اور کھیتوں سے آنے والی ہوا کے سبب بظاہر کولر کی ضرورت نظر نہیں آتی خیر دوسری ضرورت اس الیکٹرانک گھڑی کی بتائی گئی جس کی قیمت پانچ ہزار روپیے یا اس سے زیادہ ہے کامن سینس کیبات ہے کہ گھڑی کی ضرورت وقت دیکھنے کے لیے ہے اور اس کی تکمیل ہزار دو ہزار کی گھڑی سے بھی ہو سکتی ہے لیکن پیسہ چوں کہ ملت کا ہے سو چاہے جتنا خرچ کریں یہ بھی ہے کہ جب بھی ایسے مطالبات ہوتے ہیں لوگ کوئی سوال نہیں کرتے بلکہ اس میں حصہ لینا باعث سوال سمجھتے ہیں اور اکثر وبیشتر ایسی اشیاء بطور عطیہ بھی دے دیتے ہیں ان کے اس جذبہ خیر کو سلام کہ ان کا یہ عمل بر بنائے نیک نیتی ہوتا ہے لیکن ان کا کیا جو اس جذبہ خیر کا استحصال کرتے ہیں عام اور سادہ لوح لوگ دین کے لیے نہایت خوشی سے مالی قربانی دیتے ہیں لیکن ان کی اس اعانت کا صحیح دیر پا اور بامقصد استعمال کیا اور کیسے ہونا چاہیے یہ کون طئے کرے گا یہ کام ملت کے باشعور طبقے کو کرنا چاہیے اور باہمی مشاورت سے نہایت منصوبہ بند طریقے سے کرنا چاہیے لیکن افسوس کہ ملت کا یہ باشعور طبقہ اپنی اس اجتماعی زمہ داری کی ادائگی سے پہلوتہی کرتا ہے اور اسے اس بات سے کوئی مطلب نہیں کہ ملت کی ایک کثیر رقم کیسے بے مصرف خرچ ہو رہی ہے جب کہ منظم منصوبہ بندی سے اس کا ملت کے طویل مدتی فایدے کے لیے اچھا استعمال کیا جا سکتا ہے یہ بھی ہے کہ اب اس سمت کچھ کام ہو رہا ہے لیکن اس کی رفتار بہت کم ہے اور اس کے کرنے والوں کی تعداد اس سے بھی کم ضرورت اس بات کی ہے کہ ملت کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ سر جوڑ کر بیٹھیں اور اس موضوع پر ہر پہلو سے غور کریں بہت پہلے کبھی غذا اور کپڑا جیسی بنیادی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر زکوٰۃ دی جاتی تھی لیکن اب بدلتے وقت کے ساتھ ساتھ لوگوں کی ضروریات بھی بدلتی جا رہی ہیں اور ظاہر لوگوں کی ان ضروریات کو پیش نظر رکھ کر اگر منصوبہ بندی کی جاے تو یقینی طور پر ہم زکوٰۃ کی ادایگی کی روح سے انصاف کر سکیں گے یہ کام محض ان لوگوں پر چھوڑ دینے کا نہیں ہے جنھوں نے سماجی خدمت کی ذمہ داری لے رکھی ہے یقیناً یہ لوگ جو ملت کے تئیں فکر رکھتے ہیں تڑپ رکھتے ہیں اپنا وقت دیتے ہیں ملت کا قابل قدر سرمایہ لیکن ان کو مزید تقویت دینے ان کے کام میں مدد کرنے اور ان کو مشورے دینے اور مزید بہتر راہیں سجھانے کی ذمہ داری ملت کے باشعور طبقے کی ہے (راقم گزشتہ کئی برسوں سے اس سمت توجہ دہانی کا فریضہ انجام دے رہا ہے)

یومِ خواتین: ماں کی جانب سے بیٹے کو برابری کا درس دینے کا دن

پروین ٹاکے
نائب ڈائریکٹر
ڈویژنل انفارمیشن آفس، کولہاپور

۸ مارچ کو دنیا بھر میں عالمی یومِ خواتین منایا جاتا ہے۔ یہ صرف جشن منانے کا دن نہیں بلکہ خود احتسابی، نئے عزم اور آنے والی نسل کے سامنے ایک نیا مثالی نمونہ پیش کرنے کا دن بھی ہے۔ سماجی تبدیلی کے سفر میں عورت اور مرد کی برابری کا تصور محض نعرہ بن کر نہ رہ جائے بلکہ اسے ہر گھر میں عملی شکل دی جانی چاہیے۔ اس مقصد کے لیے ضروری ہے کہ مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین بھی بھرپور انداز میں اس میں حصہ لیں۔ آج کی اصل ضرورت یہ ہے کہ صرف بیٹیوں کو نہیں بلکہ بیٹوں کو بھی صنفی مساوات کا پیغام دیا جائے۔ ریاستی حکومت کے خواتین و اطفال بہبود، داخلہ، سماجی انصاف، صحت، تعلیم، کھیل اور دیگر تقریباً تمام محکموں کے ذریعے خواتین کے بااختیار بنانے کے لیے مختلف منصوبے اور پالیسیاں نافذ کی جا رہی ہیں۔ ریاستی خواتین کمیشن بھی اس سلسلے میں الگ سے کام کر رہا ہے۔ تاہم حکومت کے ساتھ ساتھ گھروں میں بھی مساوات کی تعلیم کو مؤثر انداز میں نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔ بھارتی معاشرہ روایات کا امین رہا ہے، مگر انہی روایات میں پدرشاہی سوچ کا اثر آج بھی نمایاں نظر آتا ہے۔ گھروں میں بیٹے اور بیٹی کو یکساں مواقع، یکساں برتاؤ اور یکساں حوصلہ افزائی ابھی تک مکمل طور پر رائج نہیں ہو سکی۔ بیٹے کو کیسے رہنا چاہیے، بیٹی کو کیسے رہنا چاہیے، کون سے کپڑے مناسب ہیں اور کون سے نہیں بی ایسے کئی تعصبات آج بھی بہت سے گھروں کے دروازے بند کیے ہوئے ہیں۔ ان بند دروازوں کو کھولنے کی کنجی تعلیم، مکالمہ اور جدید سوچ ہے۔ آج کی تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ ماؤں کو بھی نئے معاشرے کی تعمیر کے لیے اپنی اس ذمہ داری کو سمجھنا ہوگا۔ یہی دراصل یومِ خواتین منانے کا حقیقی مفہوم ہے۔

اگر بچپن ہی سے بچوں کو یہ سکھایا جائے کہ یہ کام لڑکوں کا ہے اور یہ لڑکیوں کا، تو ان کے

بجلی کے حادثات کو بیداری، نظم وضبط اور حفاظتی اصولوں پر عمل کر کے روکا جاسکتا ہے!

بھیونڈی میں ٹورینٹ پاور کی جانب سے الیکٹریکل سیفٹی ویک کے دوران برقی تحفظ پر خصوصی زور

بھیونڈی: ۷/مارچ (شارف انصاری):- بھیونڈی میں ٹورینٹ پاور لمیٹڈ کی جانب سے سیفٹی ویک نہایت جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔اس موقع پر برقی تحفظ اور محفوظ طریقۂ کار کے موضوع پر ایک خصوصی آگاہی پروگرام منعقد کیا گیا۔اس پروگرام کا مقصد بجلی کی تقسیم کے شعبے میں کام کرنے والے ملازمین کے درمیان حفاظتی شعور کو مزید مضبوط بنانا تھا۔ پروگرام کے دوران ٹھانے 2 کے الیکٹریکل انسپکٹر راجیش یادو نے ٹورینٹ پاور کے ملازمین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ برقی تحفظ صرف قواعد وضوابط پر عمل کرنے تک محدود نہیں ہے بلکہ اسے ہر ملازم کی روزمرہ کی کام کی ثقافت کا حصہ بننا چاہیے۔انہوں نے کمپنی کی جانب سے سیفٹی کلچر کو فروغ دینے کی کوششوں کی ستائش کی۔ان کا کہنا تھا کہ ملازمین کے تربیتی پروگرام اور سیفٹی گیلری جیسے اقدامات کام کی جگہ پر بیداری بڑھانے اور ذمہ دارانہ رویّے کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔اسی دوران اسسٹنٹ الیکٹریکل انسپکٹر ارجن جادھو نے ملازمین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ الیکٹرسٹی ایکٹ 2003 اور سنٹرل الیکٹرسٹی اتھارٹی (سیفٹی) ریگولیشنز 2023 کے تحت مقرر حفاظتی معیارات پر عمل کرنا انتہائی ضروری ہے۔اس سے برقی حادثات کو روکا جا سکتا ہے اور محفوظ آپریشن کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔انہوں نے برقی حادثات کی عملی مثالوں کے ذریعے حفاظتی اقدامات کی اہمیت کو تفصیل سے سمجھایا۔ دونوں افسران نے برقی تنصیبات پر کام کرنے والے ملازمین کو درج ذیل اہم حفاظتی ہدایات دیں: کسی بھی مرمت یا دیکھ بھال کے کام سے پہلے بجلی کی سپلائی بند کر کے اسے مکمل طور پر الگ (آئیسولیٹ) کریں۔ برقی آلات کے قریب کام کرتے وقت انسولیٹڈ دستانے، ہیلمٹ اور سیفٹی شوز جیسے ذاتی حفاظتی سامان (PPE) کا استعمال کریں۔ آلات کے اچانک چل پڑنے سے بچانے کے لیے لاک آؤٹ ٹیگ آؤٹ (LOTO) طریقہ کار پر عمل کریں۔ٹرانسفارمر، کیبل اور حفاظتی نظام کا باقاعدہ معائنہ اور جانچ حفاظتی اصولوں کے مطابق کریں۔ زندہ برقی حصوں اور اوور ہیڈ لائنوں سے محفوظ فاصلہ برقرار رکھیں۔ خراب کیبل، کھلے کنڈکٹر یا آلات میں غیر معمولی درجۂ حرارت نظر آنے پر فوراً اطلاع دیں۔ مناسب ارتھنگ کے نظام اور حفاظتی آلات کے درست کام کرنے کو یقینی بنائیں۔الیکٹریکل انسپکٹر نے کہا کہ زیادہ تر برقی حادثات کو بیداری، نظم وضبط اور حفاظتی اصولوں پر عمل کر کے روکا جا سکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ "حفاظت ایک اجتماعی ذمہ داری ہے اور محفوظ کام کی جگہ قائم رکھنے میں ہر ملازم کا اہم کردار ہوتا ہے۔اس موقع پر ٹورینٹ پاور کے جنرل مینیجر مسٹر رانے اور مسٹر کلکرنی نے رہنمائی پر اظہارِ تشکر کیا اور کمپنی میں حفاظتی اقدامات کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا۔ پروگرام کا اختتام سیفٹی گیلری کے دورے اور ملازمین کے ساتھ گفتگو کے ساتھ ہوا، جس میں یہ پیغام دیا گیا کہ مسلسل بیداری اور ذمہ دارانہ طرزِ عمل ہی برقی حادثات کو روکنے کی اصل کنجی ہے۔

۸ مارچ بین الاقوامی یومِ خواتین: اسلام کا عطا کردہ مقام اور دورِ حاضر کے فکری انحرافات

عقیل خان بیاولی جلگاؤں

۸ مارچ کو دنیا بھر میں بین الاقوامی یومِ خواتین منایا جاتا ہے۔اس دن کا مقصد عورت کے حقوق، اس کے وقار اور اس کی سماجی حیثیت پر گفتگو کرنا بتایا جاتا ہے۔مگر یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ آج عورت کے حقوق کے نام پر جو نظریات اور تحریکیں پیش کی جارہی ہیں، وہ اکثر عورت کو عزت دینے کے بجائے اسے ایک تجارتی شے اور نمائش کا سامان بنا رہی ہیں۔ ایسے میں یہ یاد دلانا ضروری ہے کہ دنیا میں سب سے پہلے مذہبِ اسلام نے عورت کو مساوی انسانی درجہ، مکمل حقوق اور باوقار مقام عطا کیا۔ اسلام سے پہلے عورت کی حیثیت انتہائی کمزور تھی۔ بیٹی کی پیدائش کو باعثِ شرم سمجھا جاتا، عورت کو وراثت میں حق نہیں ملتا اور وہ مرد کی ملکیت تصور کی جاتی تھی۔ ایسے ماحول میں اسلام نے اعلان کیا کہ عورت بھی مرد کی طرح ایک مکمل انسان ہے، اسے جینے کا حق ہے، وراثت کا حق ہے، نکاح میں رضامندی کا حق ہے اور عزت وتحفظ کا حق ہے۔قرآن کریم نے بیٹی کی پیدائش کو رحمت قرار دیا اور اسے باعثِ نجات بتایا۔ یوں اسلام نے عورت کو زندگی ہی نہیں بلکہ عزت کے ساتھ جینے کا حق دیا۔اسلام نے عورت کو تعلیم کے زیور سے آراستہ ہونے کی ترغیب دی۔علم کو مرد وعورت دونوں پر فرض قرار دے کر یہ پیغام دیا کہ باشعور ماں ہی باشعور نسل تیار کرسکتی ہے۔ایک پڑھی لکھی بیٹی پورے خاندان کی فکری بنیاد مضبوط کرتی ہے اور ایک تعلیم یافتہ بہن و بیوی سماج میں مثبت تبدیلی کا ذریعہ بنتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ اسلامی تاریخ میں ہمیں خواتین عالمات، معلمات اور راویاتِ حدیث کے روشن نمونے ملتے ہیں، جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ اسلام عورت کو جہالت نہیں بلکہ علم کی روشنی میں آگے بڑھنے کی دعوت دیتا ہے۔ اسلام نے عورت کے ہر رشتے کو عزت بخشی۔ ماں کو ایسا مقام دیا کہ اس کی خدمت کو جنت کا ذریعہ بنایا۔بہن کو شفقت اور حفاظت کا حق دیا۔ بیوی کو محض تابع نہیں بلکہ شریکِ حیات، شریکِ مشورہ اور سکونِ قلب بنایا۔اور حتیٰ کہ خادمہ تک کو انسانی احترام دیا گیا، اس کے ساتھ حسنِ سلوک کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا۔ یہ وہ جامع تصور ہے جو عورت کو صرف گھر تک محدود نہیں کرتا بلکہ اسے عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق دیتا ہے۔لیکن آج کا دور ایک نیا فتنہ لے کر آیا ہے۔آزادیٔ نسواں کے نام پر عورت کو اس کے فطری مقام سے ہٹایا جا رہا ہے۔ حیا کو قدامت پرستی اور پردے کو پسماندگی کہا جارہا ہے۔میڈیا، اشتہارات اور فیشن انڈسٹری عورت کے جسم کو منافع کا ذریعہ بنا چکے ہیں۔نتیجہ یہ ہے کہ عورت اب عزت کی علامت کے بجائے ایک نمائش بننے لگی ہے۔یہ آزادی نہیں بلکہ ایک نیا استحصال ہے، جس میں عورت بظاہر آزاد اور حقیقت میں زیادہ کمزور ہوگئی ہے۔

بڑھتی ہوئی مسابقت، فیشن پرستی اور مادّی کامیابی کی دوڑ نے عورت کو ذہنی دباؤ، عدمِ تحفظ اور اخلاقی بحران سے دوچار کر دیا ہے۔خاندانی نظام کمزور پڑ رہا ہے، رشتوں کی حرمت متاثر ہورہی ہے اور نئی نسل بے یقینی اور انتشار کا شکار ہے۔سوال یہ ہے کہ کیا یہی وہ آزادی ہے جس کے لیے قربانیاں دی گئیں؟ کیا عورت کو عزت کے بجائے بازار کی زینت بنانا ترقی کہلائے گا؟ اسلام ترقی کا مخالف نہیں۔اسلام عورت کے معاشی، تعلیمی اور سماجی کردار کا حامی ہے، مگر حدود اور وقار کے ساتھ۔ وہ عورت کو مرد کا مقابل نہیں بلکہ اس کا معاون اور شریک بناتا ہے۔ وہ عورت کو میدانِ عمل میں لاتا ہے مگر اس کی نسوانیت، حیا اور عظمت کو محفوظ رکھتا ہے۔یہی وہ توازن ہے جسے جدید دنیا کھو چکی ہے۔آج یومِ خواتین کے موقع پر ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ ہم عورت کو کس راستے پر لے جا رہے ہیں۔کیا ہم اسے باکردار ماں، باوقار بیٹی اور باشعور شہری بنا رہے ہیں؟ یا اسے محض فیشن، نمائش اور مقابلہ بازی کی بھینٹ چڑھا رہے ہیں؟ حقیقی کامیابی اسی میں ہے کہ عورت کو وہ حقوق دیے جائیں جو اسے مضبوط کریں، وہ تعلیم دی جائے جو اسے خود دار بنائے، اور وہ آزادی دی جائے جو اسے ذمہ دار بنائے۔ ۸ مارچ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ عورت کے حقوق کا اصل محافظ اسلام ہے، نہ کہ وقتی نعروں کی سیاست۔اسلام نے عورت کو جو مقام دیا وہ کسی عالمی دن کا محتاج نہیں، بلکہ ہر دن اس کے احترام کا دن ہے۔اگر آج بھی دنیا عورت کو حقیقی عزت دینا چاہتی ہے تو اسے اسلامی تصورِ حقوقِ نسواں کی طرف رجوع کرنا ہوگا، جہاں آزادی کے ساتھ عفت، ترقی کے ساتھ کردار اور مساوات کے ساتھ توازن موجود ہے۔عورت اگر محفوظ ہوگی تو خاندان محفوظ ہوگا، اور اگر خاندان محفوظ ہوگا تو معاشرہ خود بخود سنور جائے گا۔

بھیونڈی میں کھاڑی کے کنارے دلدل سے ادھیڑ عمر شخص کی سڑی گلی لاش برآمد

بھیونڈی: ۷/مارچ (شارف انصاری):- بھیونڈی میں ایک چونکا دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے۔ یہاں کھاڑی کے دلدلی علاقے میں ایک ادھیڑ عمر شخص کی سڑی گلی لاش ملنے سے پورے علاقے میں خوف وہراس پھیل گیا ہے۔مقامی لوگوں کی اطلاع کے بعد پولیس موقع پر پہنچی اور لاش کو کیچڑ سے باہر نکال کر پوسٹ مارٹم کے لیے اندرا گاندھی سب ڈسٹرکٹ اسپتال (آئی جی ایم) بھیج دیا۔لاش کافی دیر تک پانی اور کیچڑ میں رہنے کی وجہ سے بری طرح گل سڑ چکی تھی، جس کے باعث علاقے میں خوف کا ماحول پیدا ہوگیا ہے۔بھیوانڈا پولیس کے مطابق جمعرات کی شام بھیونڈی کھاڑی کے علاقے میں لاش پڑی ہونے کی اطلاع ملی تھی۔کھاڑی کے علاقے سے شدید بدبو آنے پر مقامی لوگوں کو شک ہوا، جس کے بعد انہوں نے فوراً پولیس کو واقعے کی اطلاع دی۔اطلاع ملتے ہی بھیوانڈا پولیس کی ایک ٹیم موقع پر پہنچی۔چونکہ لاش کھاڑی کے دلدل میں پھنسی ہوئی تھی، اس لیے پولیس کے لیے وہاں تک پہنچنا اور اسے باہر نکالنا مشکل تھا۔آخر کار پولیس نے مقامی ماہی گیروں کی مدد سے لاش کو دلدل سے باہر نکالا اور اپنی تحویل میں لے لیا۔ پولیس اب اس بات کی جانچ کررہی ہے کہ لاش کھاڑی میں بہہ کر آئی ہے یا کسی نے قتل کر کے اسے یہاں پھینک دیا ہے۔فی الحال پولیس نے لاش کو قبضے میں لینے کے بعد پوسٹ مارٹم کے لیے سرکاری اندرا گاندھی سب ڈسٹرکٹ اسپتال بھیج دیا ہے۔چونکہ لاش مکمل طور پر گل سڑ چکی تھی، اس لیے متوفی کی شناخت کرنا مشکل ہوگیا ہے۔اس وقت پولیس کے لیے متوفی کی شناخت ایک بڑا چیلنج بن گئی ہے۔بھیوانڈا پولیس اسٹیشن کے سینئر پولیس انسپکٹر اشوک رتنپارکھی نے بتایا کہ "ابھی تک لاش کی شناخت نہیں ہوسکی ہے۔ہم اس بات کی تحقیقات کررہے ہیں کہ یہ شخص اس دلدلی علاقے تک کیسے پہنچا اور اس کی موت کی اصل وجہ کیا ہے۔"انہوں نے مزید کہا کہ پولیس اسٹیشن میں درج گمشدگی کی شکایات کی بھی جانچ کی جارہی ہے تاکہ متوفی کی شناخت کی جاسکے۔ پولیس معاملے کی ہر زاویے سے مکمل تحقیقات کررہی ہے۔

یوپی ایس سی امتحانات میں ملاپورم، کیرالا کے محمد اشمل شاہ ہُدَوی کی شاندار کامیابی، 382 واں رینک حاصل کیا

ملاپورم، کیرلا: کیرلا کے ضلع ملاپورم سے تعلق رکھنے والے ہونہار نوجوان، محمد اشمل شاہ ہدوی نے یونین پبلک سروس کمیشن (UPSC) کے سول سروسز امتحانات میں 382 واں رینک حاصل کر کے ریاست اور اپنے ادارے کا نام روشن کردیا ہے۔محمد اشمل شاہ کی یہ کامیابی اس لحاظ سے انتہائی اہمیت کی حامل ہے کہ وہ ایک دینی مدرسے سے فارغ التحصیل شافعی اسکالر ہیں۔ اپنی ابتدائی تعلیم کے بعد انہوں نے چیماڈ، ملاپورم کے مشہور ومعروف ادارے دارالہدیٰ اسلامک یونیورسٹی میں داخلہ لیا جہاں انہوں نے بارہ سالہ جامع دینی وعصری نصاب کے تحت تعلیم حاصل کی۔ دارالہدیٰ میں تعلیم کے دوران انہوں نے سوسائٹل ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے اپنی تعلیم مکمل کی اور شاندار کارکردگی کے ساتھ اوّل مقام حاصل کرتے ہوئے 'ہُدَوی' کی سند حاصل کی ہے۔ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ انہوں نے اپنی عصری تعلیم پر بھی بھرپور توجہ دی اور کالی کٹ یونیورسٹی سے پولیٹیکل سائنس میں بی اے (BA) مکمل کیا۔ فی الحال وہ دہلی کی ممتاز جواہر لال نہرو یونیورسٹی (JNU) میں انٹرنیشنل ریلیشنز (International Relations) میں پوسٹ گریجویشن کے طالب علم ہیں۔اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ انہوں نے UPSC کی تیاری کو جاری رکھا اور بالآخر اس اہم کامیابی تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق، اشمل شاہ کا ہدف انڈین فارن سروس (IFS) میں شامل ہو کر ملک کی خدمت کرنا ہے۔انہوں نے اپنی ابتدائی تربیت ملاپورم کی حیدر علی شہاب تنگل سول سروس اکیڈمی سے حاصل کی، جس کے بعد انہوں نے کاسرگوڈ میں واقع کونیا گروپ آف انسٹی ٹیوشنز کی آئی اے ایس اکیڈمی میں اپنی تیاری کو مزید مستحکم کیا۔محمد اشمل شاہ کا تعلق کیرالا کے ضلع ملاپورم کے علاقے منّیور (Moonniyur) سے ہے۔وہ جناب ابوبکر صدیق اور عائشہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی اس شاندار کامیابی پر ان کے خاندان، اساتذہ اور پورے علاقے میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔سوشل میڈیا اور مقامی اخبارات میں ان کی کامیابی کو نوجوانوں کے لیے مشعل راہ قرار دیا جارہا ہے۔ ہر سال لاکھوں امیدوار اس انتہائی سخت اور مسابقتی امتحان میں شرکت کرتے ہیں، ایسے میں ایک ہُدَوی اسکالر کا اس مقام تک پہنچنا نہ صرف ان کے ذاتی عزم ومحنت کا نتیجہ ہے بلکہ دارالہدیٰ کے تعلیمی نظام کے لیے بھی ایک قابل فخر سنگِ میل ہے۔یہ کامیابی اس اعتبار سے بھی غیر معمولی ہے کہ ہُدَوی برادری میں سول سروسز امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے وہ پہلے فرد ہیں۔ان کی کامیابی کو دارالہدیٰ کے دینی اور عصری تعلیم کے امتزاج پر مبنی تعلیمی ماڈل کی ایک روشن مثال قرار دیا جا رہا ہے، جو طلبہ کو نہ صرف دینی علوم بلکہ قومی وسماجی میدانوں میں بھی نمایاں کردار ادا کرنے کے قابل بناتا ہے۔اشمل شاہ کی جیت نے یہ ثابت کردیا ہے کہ اگر عزم مصمم اور محنت صادق ہو، تو دینی مدارس کے طلبہ بھی ملک کے اعلیٰ ترین انتظامی عہدوں پر فائز ہوسکتے ہیں۔علمی حلقوں اور سماجی و دینی تنظیموں نے اشمل شاہ ہُدَوی کی اس کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اسے نوجوان نسل کے لیے ایک بہترین مثال اور تحریک قرار دیا ہے۔ دعا کی جارہی ہے کہ وہ مستقبل میں ملک وملت کی خدمت کے میدان میں مزید نمایاں کردار ادا کریں اور اپنی صلاحیتوں سے سماج میں مثبت تبدیلی کا ذریعہ بنیں۔اسی امتحان میں ایک اور قابل ذکر کامیابی کیرالا کے تانور کے علاقے اولیپیڈیکا (Olippidika) سے تعلق رکھنے والے محمد ہاشم نے حاصل کی ہے، جو دارالہدیٰ اسلامک یونیورسٹی کے مہاراشٹر کیمپس سے وابستہ اہم ذمہ داران میں سے ایک کویاحاجی کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے یو پی ایس سی سول سروسز امتحان میں آل انڈیا رینک 713 حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ یو پی ایس سی سول سروسز امتحان 2025 میں کامیاب قرار پانے والے 958 امیدواروں میں سے 54 امیدوار مسلمان ہیں، جو ملک کی اعلیٰ ترین مسابقتی خدمات میں مسلم نوجوانوں کی بڑھتی ہوئی نمائندگی اور تعلیمی پیش رفت کی ایک امید افزا علامت سمجھی جارہی ہے۔

چھاؤنی غلام مرتضیٰ میں نماز تراویح میں تکمیل قرآن

حیدرآباد 7/مارچ (راست) جناب محمد واجد علی انصاری کی اطلاع کے بموجب بمکان محترمہ انیس فاطمہ مرحومہ مکان نمبر 440-3-18 چھاؤنی غلام مرتضیٰ، کنڈیکل گیٹ میں خواتین کے لئے نماز تراویح کا انتظام کیا گیا چاندرات سے حافظ وقاری سید فیض الدین نماز تراویح میں روزانہ دو پارے سنانے کی سعادت حاصل کررہے تھے اور چہارشنبہ 14 / رمضان المبارک مطابق 4 / مارچ کو قرآن مجید کی تکمیل ہوئی یہ سلسلہ گزشتہ دس سال سے جاری ہے ختم قرآن کے بعد حافظ صاحب نے قرآن کی اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالی اور رقت انگیز دعا کی جناب محمد واجد علی انصاری نے انتظامات کی نگرانی کی خواتین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

ہندوستان کے ارب پتیوں کی تعداد بڑھ کر 308 ہوگئی

نئی دہلی، 7 مارچ۔ایم این این۔ہورون ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی "ہورون گلوبل رچ لسٹ۔2026 کے مطابق، ہندوستان کے ارب پتی افراد کی تعداد گزشتہ سال کے مقابلے میں 24 کے اضافے سے 308 ہوگئی ہے جو کہ مضبوط دولت کی تخلیق اور پائیدار اقتصادی رفتار کی نشاندہی کرتی ہے۔اس اضافے نے ہندوستان کو ارب پتیوں کی تعداد کے لحاظ سے عالمی سطح پر امریکہ اور چین کے بعد تیسرے نمبر پر دھکیل دیا۔ہندوستانی ارب پتیوں کی کل دولت سالانہ 10 فیصد بڑھ کر 112.6 ٹریلین روپے ہوگئی، 199 افراد کی دولت میں اضافہ دیکھا گیا۔تاہم 109 ارب پتیوں نے دولت میں کمی کا تجربہ کیا یا ان کی مجموعی مالیت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ہندوستان کی ارب پتی آبادی میں خواتین کا حصہ 7 فیصد ہے۔ہنون کی رپورٹ کے مطابق، ہندوستان کا ارب پتی طبقہ روایتی صنعتوں سے آگے بڑھ رہا ہے، جو تمام شعبوں میں اقتصادی ترقی کی وسیع بنیاد کی عکاسی کرتا ہے۔صحت کی دیکھ بھال کے شعبے نے سب سے زیادہ نئے ارب پتی پیدا کیے، جن میں 55 افراد شامل ہیں، اس کے بعد صنعتی مصنوعات 36 اور اشیائے خورد ونوش نے 31 نئے اضافے کے ساتھ، صحت کی دیکھ بھال کے شعبے نے سب سے زیادہ نئے ارب پتی پیدا کیے۔

ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے لکشدیپ میں سمندر پر مبنی ڈی سیلینیشن پروجیکٹوں کی پیشرفت کا جائزہ لیا

لکشدیپ۔ 7 مارچ۔ایم این این۔زمینی سائنس اور سائنس اور ٹکنالوجی کے مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے لکشدیپ میں نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوشین ٹیکنالوجی (NIOT) کے ذریعہ نافذ کئے جانے والے کلیدی سمندری ٹیکنالوجی پروجیکٹوں کی پیشرفت کا جائزہ لیا، جس میں پانی کی حفاظت کو مضبوط بنانے اور جزیرے کے علاقے کے لیے پائیدار توانائی کے حل کو آگے بڑھانے پر توجہ دی گئی۔کاوارتی میں این آئی او ٹی کے سائنسدانوں اور عہدیداروں کے ساتھ جائزہ میٹنگ کے دوران، وزیر نے جزیروں میں کام کرنے والے موجودہ کم درجہ حرارت کے تھرمل ڈی سیلینیشن (ایل ٹی ڈی) پلانٹس کے کام کاج کا جائزہ لیا اور کاوارتی میں تیار کی جانے والی آنے والی اوشین تھرمل انرجی کنورژن سے چلنے والی ڈی سیلینیشن کی سہولت کا جائزہ لیا۔عہدیداروں نے وزیر کو مطلع کیا کہ NIOT کے ذریعہ ارتھ سائنسز کی وزارت کے ذریعہ

قائم کئے گئے ایل ٹی ٹی ڈی پلانٹس اس وقت لکشدیپ کے آٹھ جزیروں پر کام کررہے ہیں، جو ایک ایسے خطہ میں پینے کے پانی کا ایک قابل اعتماد ذریعہ فراہم کررہے ہیں جسے تاریخی طور پر محدود زمینی وسائل، نمکیات کی مداخلت اور موسمی بارشوں پر انحصار کی وجہ سے چیلنجوں کا سامنا ہے۔ یہ ٹیکنالوجی گرم سطح کے پانی اور تقریباً 350 سے 400 میٹر کی گہرائی سے کھینچے گئے ٹھنڈے گہرے سمندر کے پانی کے درمیان قدرتی درجہ حرارت کے فرق کو استعمال کرکے سمندری پانی کو پینے کے پانی میں تبدیل کرتی ہے۔وزیر نے پلانٹس کی آپریشنل کارکردگی کا جائزہ لیا اور یونین ٹیریٹری انتظامیہ کے تحت تربیت یافتہ مقامی افرادی قوت کے تعاون سے شروع کیے جانے والے دیکھ بھال کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔حکام نے نوٹ کیا کہ صاف شدہ پانی کی دستیابی نے تمام جزیروں میں پینے کے صاف پانی تک رسائی کو بہتر بنانے اور بارش کے پانی کو ذخیرہ کرنے کے نظام پر انحصار کم کرنے میں مدد کی ہے۔ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کاواراتی میں ملک کے پہلے او ٹی ای سی سے چلنے والے ڈی سیلینیشن پلانٹ کی پیشرفت کا بھی جائزہ لیا۔ اس منصوبے کا مقصد سمندر کے قدرتی تھرمل گریڈینٹ کو استعمال کرتے ہوئے بیک وقت بجلی اور پینے کے پانی کو پیدا کرنا ہے۔ وزیر کو بریفنگ دی گئی کہ پلانٹ کی سول کنسٹرکشن تکمیل کے قریب ہے اور بڑے پراسیس آلات پہلے ہی تیار کیے جا چکے ہیں جس کی تنصیب مرحلہ وار ہو رہی ہے۔جائزے میں تقریباً 8.3 کلومیٹر طویل ہائی ڈینسٹی پولیتھیلین پائپ لائن کی تعیناتی پر بھی توجہ مرکوز کی گئی جو OTEC سسٹم کے لیے 1,000 میٹر سے زیادہ کی گہرائی سے ٹھنڈے سمندری پانی کو کھینچنے کے لیے ڈیزائن کی گئی تھی۔این آئی او ٹی کے عہدیداروں نے وزیر کو مطلع کیا کہ اس وقت کاواراتی جھیل کے جنوبی حصے پر پائپ لائن کے حصوں کی ویلڈنگ کا کام جاری ہے، جس میں تقریباً 250 میٹر پائپ لائن پہلے ہی اسمبل ہو چکی ہے۔ یہ پائپ لائن گہرے سمندر کے ٹھنڈے پانی کو ساحل کی سہولت تک پہنچانے، ڈی سیلینیشن کے عمل اور بجلی پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔

چھوٹے بچوں کا بڑا کارنامہ: پاور پوائنٹ کے ذریعے سائنس کی وضاحت

علی پبلک اسکول، بالاپور میں یومِ سائنس کے موقع پر پاور پوائنٹ پریزنٹیشن مقابلہ منعقد

بالاپور، 7 مارچ 2026:۔ یومِ سائنس کی تقریبات کے موقع پر علی پبلک اسکول، بالاپور کے اے وی روم میں جماعت چہارم اور پنجم کے طلبہ کے لئے پاور پوائنٹ پریزنٹیشن (PPT) مقابلہ منعقد کیا گیا۔اس مقابلے کے ذریعے طلبہ کو ٹیکنالوجی کی مدد سے سائنس کے موضوعات کو پروجیکٹر کی مدد سے سمجھانے کا موقع فراہم کیا گیا۔اس موقع پر اس مشہور شعر کی معنویت بھی نمایاں ہوئے۔

ایک پتھر کی بھی تقدیر سنور سکتی ہے
شرط یہ ہے کہ سلیقے سے تراشا جائے
(منظور ندیم)

یعنی اگر بچوں کی صلاحیتوں کو صحیح رہنمائی اور تربیت دی جائے تو وہ بھی بڑے کارنامے انجام دے سکتے ہیں۔مقابلے میں طلبہ نے نظامِ شمسی، گرہن، روشنی، سایہ اور قدرتی آفات جیسے موضوعات پر اپنی PPT پیش کی۔تمام طلبہ نے اپنی پریزنٹیشن خود تیار کی اور پورے اعتماد کے ساتھ اسے پیش کیا۔طلبہ کی جانب سے پیش کی گئی PPT بہت معلوماتی، منظم اور پرکشش تھیں۔ اس اقدام سے طلبہ میں سائنس کے تئیں دلچسپی بڑھانے کے ساتھ ساتھ ان کی پریزنٹیشن اسکلز اور تکنیکی معلومات کو بھی فروغ ملا۔ اس موقع پر علی اسکول کے سیکریٹری ڈاکٹر زبیر ندیم، ڈائریکٹر عنبر کاظم، پرنسپل رضوانہ پروین، سائنس ٹیچر سمیہ تسنیم، مقابلہ جاتی کمیٹی انچارج عفت جمال، مدیحہ فردوس اور شہینی کنول بطور خاص موجود تھے۔اس مقابلے کا انعقاد علی پبلک اسکول، بالاپور کی مقابلہ جاتی کمیٹی کی جانب سے کیا گیا۔ علی پبلک اسکول بالاپور میں طلباء وطالبات کو معیاری تعلیم فراہم کروانے کی غرض سے کی جانے والی لگاتار کوششوں کو اب کامیابی ملتے نظر آرہی ہے جس کی ایک مثال آج کے اس انوکھے مقابلے میں بھی دیکھنے کو ملی۔

☆☆☆☆☆

ہندوستان تائیوان کے لیے 'امن اور استحکام کا نخلستان' ہے

تائیوان میں قومی سلامتی کونسل کے ڈپٹی سکریٹری جنرل ونسنٹ یی ہسیانگ چاو کا بیان

نئی دہلی۔ 7/مارچ۔ایم این این۔تائی پے اور نئی دہلی کے درمیان مضبوط ہوتے ہوئے اقتصادی اور تزویراتی تعلقات کو اجاگر کرتے ہوئے، تائیوان میں قومی سلامتی کونسل کے ڈپٹی سکریٹری جنرل ونسنٹ یی ہسیانگ چاو نے بھارت کو ایک ہنگامہ خیز عالمی منظر نامے میں "امن اور استحکام کا ایک اہم نخلستان" قرار دیا ہے۔نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے، چاو نے اس بڑھتے ہوئے اعتماد کے بنیادی اشارے کے طور پر ملک میں تائیوان کے کاروبار کے نمایاں قدموں کی طرف اشارہ کیا۔"350 تائیوان کی کمپنیوں نے ہندوستان میں سرمایہ کاری کی ہے، اور یہ تعداد بڑھ رہی ہے۔ یہ سب اس بات کا ثبوت ہے کہ تائیوان کی کمپنیاں اور لوگ کس طرح ہندوستان کو ایک انتہائی ہنگامہ خیز خطے میں امن اور استحکام کے نخلستان کے طور پر دیکھتے ہیں۔ ہمارا امن اور استحکام، بڑھتے ہوئے اقتصادی اور تجارتی تعلقات میں مشترکہ مفاد ہے، اور ہم اس پر عمل کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔ڈپٹی سکریٹری جنرل نے خاص طور پر ہائی ٹیک سیکٹر کی مستقبل کی دوطرفہ مصروفیات کے لیے سنگ بنیاد کے طور پر نشاندہی کی، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ ہندوستان کی گھریلو طاقتیں ٹیکنالوجی میں تائیوان کی عالمی قیادت کے ساتھ بالکل ہم آہنگ ہیں۔سیمی کنڈکٹر انڈسٹری ایک عالمی صنعت ہے۔ یہ دنیا کے ہر کونے تک پھیلی ہوئی ہے، اور ہندوستان کو انسانی ہنر، سافٹ ویئر اور اختراع کے لحاظ سے بہت سے روایتی فوائد حاصل ہیں۔چاو نے اس بات پر زور دیا کہ یہ شراکت داری محض تجارتی مفادات سے بالاتر ہے، جو وسیع تر علاقائی طاقت کے ڈھانچے میں اہم وزن رکھتی ہے۔"ہم تائیوان اور ہندوستان کے درمیان سیمی کنڈکٹر، صنعتی اور ہائی ٹیک شعبوں میں بہت زیادہ بڑھتے ہوئے تعاون کو دیکھنے جا رہے ہیں۔لیکن میں جغرافیائی سیاسی نقطہ نظر سے بھی سمجھتا ہوں کہ اچھے اقتصادی تعلقات کا ہونا نہ صرف ہندوستان بلکہ تائیوان کے لیے بھی فائدہ مند ہے۔ہم ہندوستان کو ایک اہم جیو پولیٹیکل کھلاڑی کے طور پر دیکھتے ہیں، اور ہمارے اقتصادی تعلقات اس کی عکاسی کریں گے۔"خطے میں سلامتی کے چیلنجوں، خاص طور پر تائیوان اور عوامی جمہوریہ چین کے درمیان رگڑ سے خطاب کرتے ہوئے، چاو نے نئی دہلی کے سفارتی موقف کی تعریف کی۔ "ہم شکرگزار ہیں کہ ہندوستان نے ہمارے آس پاس کے پی آر سی فوجی مشقوں کے حالیہ دور کے بعد بات کی ہے۔انہوں نے کہا کہ زیادہ ہم خیال ممالک باہر آتے ہیں اور آبنائے تائیوان پر جو کچھ ہو رہا ہے اس پر تشویش ظاہر کرتے ہیں، یہ ایک بہت ہی مثبت اشارہ دیتا ہے کہ امن اور استحکام سب کے مفاد میں ہے اور یہ کہ تنازعات یا جنگ کے منظر نامے میں کوئی نہیں جیتتا۔

جموں کی خواتین نے اپنی بااختیار بنانے کی اسکیموں کے لیے وزیر اعظم مودی کا شکریہ ادا کیا

جموں، 7 مارچ۔ایم این این۔خواتین کے عالمی دن کے موقع پر، جموں میں کئی خواتین نے ہفتہ کو ملک بھر میں خواتین کو بااختیار بنانے کے مقصد سے مختلف اسکیموں کو نافذ کرنے کے لئے وزیر اعظم نریندر مودی کا شکریہ ادا کیا۔ان کا کہنا تھا کہ اس طرح کے اقدامات سے خواتین کو آگے بڑھنے اور اپنی خواہشات کو حاصل کرنے کے لیے بہتر مواقع اور پلیٹ فارم مہیا ہوئے ہیں۔بہت سی خواتین نے کہا کہ پہلے ان کے پاس اپنی صلاحیتوں کو ظاہر کرنے یا اپنے منصوبے شروع کرنے کے محدود مواقع تھے لیکن اب حکومتی تعاون اور آگاہی کے پروگراموں نے انہیں مزید پراعتماد اور مالی طور پر خودمختار ہونے میں مدد دی ہے۔انہوں نے اس بات پر بھی روشنی ڈالی کہ ہندوستان اسٹارٹ اپ کے شعبے میں تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے، جہاں خواتین دستکاری، بسوہلی پینٹنگ، بسوہلی شال، کھادی، جوٹ پر مبنی مصنوعات، اور صنعت کاری کی دیگر اقسام جیسے شعبوں میں فعال طور پر اپنا حصہ ڈال رہی ہیں۔ان کے مطابق حکومت ایسے اقدامات کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے اور خواتین کاروباریوں کے لیے ایک معاون ماحول فراہم کر رہی ہے۔وزیر اعظم نریندر مودی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے، کئی خواتین نے کہا کہ ان کی حکومت نے اقتصادی اور سماجی ترقی میں خواتین کی شراکت کو مضبوط بنان

ناندیڑ ڈویژن میں فروری کے دوران وسیع ٹکٹ چیکنگ مہم

بغیر ٹکٹ اور بے ضابطہ مسافروں سے بڑی وصولی

ناندیڑ:(ورق تازہ ڈیلی) جنوبی وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن کی جانب سے فروری 2026 کے دوران ریلوے ٹرینوں اور اسٹیشنوں پر وسیع پیمانے پر ٹکٹ چیکنگ مہم چلائی گئی۔اس مہم کا بنیادی مقصد بغیر ٹکٹ سفر کی روک تھام کرنا اور ایماندار مسافروں کو محفوظ، آرام دہ اور پریشانی سے پاک سفر فراہم کرنا تھا۔اس مہم کے دوران بڑی تعداد میں بغیر ٹکٹ اور بے ضابطہ مسافر پکڑے گئے۔مجموعی طور پر 23,051 معاملات درج کیے گئے جن سے 1.31 کروڑ روپے کی وصولی کی گئی۔فروری 2025 میں 19,260 معاملات سے 1.06 کروڑ روپے وصول کیے گئے تھے۔ اس طرح رواں سال کے مقابلے میں 23.58 فیصد اضافہ درج کیا گیا ہے۔بغیر ٹکٹ سفر کو روکنے، ریلوے سفر میں نظم وضبط برقرار رکھنے اور درست ٹکٹ کے ساتھ سفر کرنے والے ایماندار مسافروں کے حقوق اور سہولیات کے تحفظ کے لیے ڈویژن کی جانب

سے مسلسل ٹکٹ چیکنگ مہمات چلائی جاتی ہیں۔ باقاعدہ اور اچانک جانچ کے ذریعے بھیڑ پر قابو پانا، اعلیٰ درجے میں غیر مجاز سفر کو روکنا اور ریلوے خدمات کے غلط استعمال کو روکنا ممکن ہوتا ہے۔

چیکنگ کے دوران درج ذیل معاملات سامنے آئے:

- بغیر ٹکٹ سفر 16,758 معاملات
- بے ضابطہ مسافر/اعلیٰ درجے میں غیر مجاز سفر 4,354 معاملات
- بغیر بکنگ سامان: 1,939 معاملات اس مہم کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کے لیے 34 اسکواڈ اہلکار، 167 اسٹیٹیز عملہ اور 18 اسٹیشنری عملہ شریک رہا۔ اس کے علاوہ ریلوے پروٹیکشن فورس (RPF) کے اہلکاروں نے بھی فعال تعاون کیا۔

فروری کے مہینے میں ڈویژن کے اہم اسٹیشنوں اور ٹرینوں میں 13 فورٹریس چیکنگ اور 2 بڑے پیمانے کی چیکنگ (Massive Checks) کی گئیں، جس سے بغیر ٹکٹ سفر کے خلاف کارروائی مزید مضبوط ہوئی۔ 27 فروری 2026 کو ایک ہی دن میں سب سے زیادہ وصولی درج کی گئی۔اس دن 1,212 معاملات سامنے آئے اور 8,29,329 روپے کی وصولی کی گئی۔

عملہ رآمد کے ساتھ ساتھ ڈویژن میں مسافروں کی تعداد میں بھی اضافہ دیکھا گیا ہے۔فروری 2026 میں 2.844 ملین مسافروں نے سفر کیا جس سے 46.32 کروڑ روپے کا ریونیو حاصل ہوا۔جبکہ فروری 2025 میں 2.738 ملین مسافر اور 38.86 کروڑ روپے ریونیو درج کیا گیا تھا۔ اس طرح مسافروں کے ریونیو میں 19.20 فیصد اور مسافروں کی تعداد میں 3.87 فیصد اضافہ ہوا ہے۔اس کے علاوہ فروری 2026 تک مجموعی ٹکٹ چیکنگ وصولی میں 20.11 فیصد اضافہ جبکہ کل مسافر ریونیو میں 8.59 فیصد اضافہ درج کیا گیا ہے۔

ناندیڑ ڈویژن تمام مسافروں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ درست اور جائز ٹکٹ کے ساتھ ہی سفر کریں اور ریلوے کے قواعد و ضوابط کی پابندی کریں۔ اس سے تمام مسافروں کے لیے نظم وضبط، تحفظ اور سفر کی سہولتوں کو برقرار رکھا جاسکتا ہے۔

ناندیڑ ڈویژن محفوظ، قابل اعتماد اور مسافر مرکوز ریلوے خدمات فراہم کرنے کے لیے پُرعزم ہے اور ریونیو کے تحفظ کے ساتھ ایماندار مسافروں کو خوشگوار سفر کا تجربہ فراہم کرنے کی مسلسل کوشش کر رہا ہے۔

ناندیڑ میں غیر قانونی ریت کے خلاف پولیس کی بڑی کارروائی

ایک کروڑ سے زائد مالیت کا سامان ضبط

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع میں غیر قانونی ریت کی کھدائی اور نقل وحمل کے خلاف پولیس نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے ایک کروڑ چار لاکھ پچاس ہزار روپے مالیت کا سامان اور ریت ضبط کرلی۔ یہ کارروائی ناندیڑ رینج کے پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل (ڈی آئی جی) جناب شاہاجی اوماپ کی ہدایت پر انجام دی گئی۔اطلاعات کے مطابق ڈی آئی جی شاہاجی اوماپ نے اپنے دفتر کے افسران اور عملے پر مشتمل ایک خصوصی ٹیم کو موضع مالاکوٹھا بھیجا تھا۔اس ٹیم نے 6 مارچ 2026 کو رات تقریباً 9:30 بجے پولیس اسٹیشن مدھید کی حدود میں واقع مالاکوٹھا کے ریت گھاٹ پر چھاپہ مار کارروائی کی۔کارروائی کے دوران ٹاٹا کمپنی کے دو ہائیواٹرک، ایک جے سی بی مشین، ایک لوہے کا ہاپر، ایک چھوٹی کشتی اور دریا کے کنارے سے نکالی گئی تقریباً 50 براس ریت ضبط کی گئی۔ضبط شدہ سامان کی مجموعی مالیت تقریباً 1** کروڑ 4 لاکھ 50 ہزار روپے** بتائی گئی ہے۔اس معاملے میں پولیس اسٹیشن مدھید میں جرم نمبر 39/2026 کے تحت دفعات 303(2)، 3(5)، 48(7) اور 48(8) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ اس کیس کی تفتیش پولیس سب انسپکٹر شندے کر رہے ہیں۔پولیس کے مطابق جائے وقوعہ کی صورتحال سے واضح ہوا کہ مالاکوٹھا کے گھاٹ سے بڑے پیمانے پر غیر قانونی طور پر ریت نکالنے، ذخیرہ کرنے اور اس کی نقل وحمل کا کام جاری تھا۔اس کارروائی میں پولیس سب انسپکٹر پنچ انگلے کے علاوہ پولیس اہلکار پردیپ خانسولے، سنجیو جیکلواڑ، گنیش دھومال اور کاماجی گاولی نے حصہ لیا۔ ٹیم کی نمایاں کارکردگی پر ڈی آئی جی شاہاجی اوماپ نے افسران اور اہلکاروں کو تعریفی اسناد دے کر مبارکباد پیش کی۔ڈی آئی جی شاہاجی اوماپ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں ہونے والے غیر قانونی کاروبار کی اطلاع قریبی پولیس اسٹیشن یا ناندیڑ رینج پولیس کی ویب سائٹ

* * nandedran ge.mahapolice.gov.in** پر یا ** خبر ہیلپ لائن **9150100100 پر دیں، تاکہ ایسے غیر قانونی دھندوں کے خاتمے میں عوام بھی پولیس کا ساتھ دے سکیں۔

اتر پردیش ریاستی کانگریس دفتر میں افطار پارٹی کا اہتمام،

نئی دہلی/لکھنو?: اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے دفتر نہرو بھون لکھنو? میں ا?ج افطار پروگرام کا اہتمام کیا گیا، جس میں ہندوستان کی حقیقی تصویر دیکھنے کو ملی۔ریاست بھر سے روزہ داروں، شہر کے معزز اشخاص اور کانگریس کارکنان نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ افطار کے دوران سب نے مل کر ملک کی خوشحالی، امن اور ترقی کے لیے دعا کی۔روزہ و افطار پروگرام میں کئی اہم شخصیات نے شرکت کی جن میں عیش باغ عیدگاہ کے امام مولانا خالد رشید فرنگی محلی، معروف شیعہ مذہبی رہنما مولانا یعسوب عباس، ٹیلے والی مسجد کے امام مولانا فضل منان واعظی، مولانا سفیان نظامی، مولانا واصف واعظی، سینئر ایڈووکیٹ اور بار کونسل کے لیڈر سید فضل الرحمان فیضی اور سابق وزیر موید احمد و دیگر شامل ہیں۔روزہ افطار پروگرام میں بطور مہمان خصوصی قومی جنرل سکریٹری، اتر پردیش کے انچارج اویناش پانڈے، ریاستی کانگریس کے صدر اجے رائے، ا?ل انڈیا کانگریس کمیٹی اقلیتی شعبہ کے چیئرمین اور راجیہ سبھا رکن عمران پرتاپ گڑھی، اتر پردیش کانگریس قانون ساز پارٹی کی لیڈر ا?رادھنا مشرا مونا، پیشل سکریٹری شریک انچارج دھیرج گجر، توقیر عالم، شاہنواز عالم نے شرکت کی۔اس کے ساتھ ہی راجیہ سبھا میں اپوزیشن کے ڈپٹی لیڈر پرمود تیواری، کانگریس کے سینئر لیڈر اور سابق مرکزی وزیر سلمان خورشید، راکیش راٹھور، رکن پارلیمنٹ عمران مسعود، تنوج پونیا نے افطار پروگرام میں شرکت کی۔اس موقع پر ا?ل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری اور اتر پردیش کے انچارج اویناش پانڈے نے کہا کہ رمضان کا مقدس مہینہ ہمیں بھائی چارے، محبت، قربانی اور انسانیت کا پیغام دیتا ہے۔یہ مہینہ معاشرے میں اتحاد، ہم ا?ہنگی اور باہمی اعتماد کو مضبوط کرنے کا موقع بھی فراہم کرتا ہے۔کانگریس پارٹی نے ہمیشہ تمام مذاہب کا احترام کیا ہے اور ملک میں گنگا جمنی تہذیب وسماجی ہم ا?ہنگی کو برقرار رکھنے کے لیے وقتاً فوقتاً ہولی ملن اور روزہ افطار جیسے پروگراموں کے ذریعے انسانیت کا پیغام دیا ہے۔اپنے خطاب میں اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر اجے رائے نے کہا کہ رمضان کا مقدس مہینہ عبادت اور روحانی تزکیہ کا موقع ہے، جس میں ہم اللہ کی عبادت اور قرا?ن کی تلاوت کے ذریعے اپنے طرز عمل کو صاف کرتے ہیں۔تاہم ہم اپنی استطاعت کے مطابق غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرکے ثواب کمانے کا شرف حاصل کرتے ہیں۔راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ پرمود تیواری نے کہا کہ کانگریس پارٹی کی قربانی اور جامعیت کی تاریخ ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ سیاسی فائدے کے لیے معاشرے کو تقسیم کرنا ا?سان ہے لیکن ا?پسی بھائی چارہ قائم رکھنا ہی حقیقی حب الوطنی ہے۔ا?رادھنا مشرا 'مونا' نے اپنی بات رکھتے ہوئے کہا کہ ہمارا کلچر متحد ہونے کی بات کرتا ہے، تقسیم کرنے کی نہیں۔

ووٹر لسٹ میں ناموں کی میپنگ کا کام جاری، 312 بی ایل او مقرر

اسکولوں کے کچھ ٹیچرس (بی ایل او) رجوع بہ کار نہیں ہو رہے ہیں

شہر کے لیبر کالونی میں کارپوریٹر کے نمائندے ایس آئی آر کیلئے عوام کی مدد کرتے ہوئے

ناندیڑ، 7 مارچ (ورق تازہ نیوز): الیکشن کمیشن آف انڈیا کی جانب سے **ایس آئی آر (Special Intensive Revision)** یعنی ووٹر لسٹ کی خصوصی نظرِ ثانی کا قومی پروگرام جاری ہے۔ اس مہم کے تحت ملک کی مختلف ریاستوں میں ووٹر لسٹ کی جانچ اور اصلاح کا کام کیا جا رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق اب تک ملک کی تقریباً 12 ریاستوں میں یہ عمل مکمل ہو چکا ہے۔مہاراشٹر میں اس پروگرام کے تحت 2002** اور 2025 کی ووٹر لسٹوں کی میپنگ ** کا عمل سرکاری عملے کے ذریعے شروع کیا گیا ہے۔اس مرحلے میں 2002 کی ووٹر لسٹ میں شامل ناموں کو 2025 کی فہرست سے جوڑنے (میپنگ) کا کام جاری ہے۔اس کے بعد **اپریل 2026 سے ایس آئی آر کا باضابطہ عمل شروع ہونے والا ہے۔**

معلوم ہوا ہے کہ **ناندیڑ تعلقہ ** کے لیے غلام نبی کو متعلقہ افسر مقرر کیا گیا ہے، جن کی تقرری تحصیل نادر کی جانب سے کی گئی ہے۔ **اسمبلی حلقہ نادر جنوب ** کے لیے اس کام کی انجام دہی کے لیے 312** بی ایل او (Officers Level Booth)** مقرر کیے گئے ہیں۔تاہم بتایا جاتا ہے کہ ان میں سے کئی بی ایل او اپنی ذمہ داریوں کے لیے حاضر نہیں ہو رہے ہیں۔ غلام نبی نے ہمارے نمائندے کو بتایا کہ ناندیڑ کے ہندی راشٹریہ ہندی دیالیہ، گاڑی پورہ، مدینۃ العلوم ہائی اسکول، مدینہ نگر، دیگلو نا، بریگیڈیئر عبدالحمید خان اردو اسکول سائی نگر اور اردو پرائمری اسکول چوبالا سمیت دیگر تعلیمی اداروں کے کچھ اساتذہ بی ایل او کی ڈیوٹی کے لیے رجوع بہ کار نہیں ہو رہے ہیں۔ان کی عدم موجودگی کے باعث ووٹروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، کیونکہ *وقت تیزی سے گزر رہا ہے اور اگر ناموں کی میپنگ بروقت نہ ہوئی تو بہت سے ووٹروں کے نام فہرست سے حذف ہو سکتے ہیں۔ذرائع کے مطابق اب تک ملک کی 12 ریاستوں میں ** تقریباً 6 کروڑ نام ووٹر لسٹ سے حذف ہو چکے ہیں۔اگر کسی شہری کا نام فہرست میں شامل نہ رہا تو وہ نہ صرف ووٹ دینے کے حق سے محروم ہو سکتا ہے بلکہ بعض معاملات میں اس کی شہریت سے متعلق سوالات بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔اس سلسلے میں سماجی خدمت انجام دینے والی تنظیموں اور رضا کاروں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ آگے آئیں اور عوام کو اس اہم عمل کے بارے میں بیدار کریں تاکہ کوئی بھی ووٹر اپنے حقِ رائے دہی سے محروم نہ رہے۔

ننھے روزہ دار رومان خان نے زندگی کا پہلا روزہ رکھا

ناندیڑ: شہر کے سانگوی علاقے کی آفیسر کالونی کے رہائشی سات سالہ رومان خان رضوان خان نے ماہِ رمضان المبارک میں اپنی زندگی کا پہلا روزہ رکھ کر سب کی توجہ حاصل کرلی۔اس موقع پر رومان خان کے تایا، تائی، پھوپھا، پھوپھو اور دیگر عزیز و اقارب نے انہیں مبارکباد پیش کی اور ان کے حق میں نیک دعائیں کیں۔

مریم فاطمہ نے روزہ رکھا

ناندیڑ: ننھی بچی مریم فاطمہ بنت عظیم الدین مرحوم نے ماہِ رمضان المبارک میں اپنی زندگی کا پہلا روزہ رکھا۔اس خوشی کے موقع پر اہلِ خانہ کی جانب سے راجہ فنکشن ہال میں ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔اس موقع پر مہمانوں کی ضیافت کا بھی اہتمام کیا گیا اور خوشی کا ماحول دیکھنے میں آیا۔اہلِ خانہ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مریم فاطمہ کو صحت وسلامتی عطا فرمائے اور انہیں دین ودنیا میں کامیابی نصیب کرے۔

پرائمری ہیلتھ سینٹر سندھی میں NQAS کے تحت

ریاستی سطح کا جائزہ مکمل، صحت خدمات کے معیار پر ٹیم کا اطمینان

ناندیڑ: ضلع کوالٹی اشورنس پروگرام کے تحت تعلقہ عمری کے موضع سندھی میں واقع پرائمری ہیلتھ سینٹر میں قومی معیار برائے کوالٹی اشورنس (NQAS) کے تحت ریاستی سطح کی جانچ اور جائزہ حال ہی میں کامیابی کے ساتھ مکمل کیا گیا۔ اس موقع پر مرکز میں فراہم کی جانے والی صحت خدمات کے معیار پر جائزہ ٹیم نے اطمینان کا اظہار کیا۔یہ جائزہ ضلع صحت افسر ڈاکٹر سنگیتا دیشمکھ اور ضلع سرجن ڈاکٹر تنجے پیر کے کی رہنمائی میں کی گئی پیشگی تیاریوں کے بعد انجام دیا گیا۔کمیٹی نے مرکز کے بہتر انتظام اور صحت خدمات کی کارکردگی کو سراہا۔ریاستی سطح کی جائزہ کمیٹی کی نمائندگی کرتے ہوئے ڈاکٹر سہاس واہولے (میڈیکل سپرنٹنڈنٹ، دیہی اسپتال مالیگاؤں، ضلع واشم) اور ڈاکٹر وسندھرا کھیرے (دکشتا مینٹر، ضلع ہنگولی) نے مرکز کے مختلف شعبوں کا باریک بینی سے معائنہ کیا۔

انتظامی رہنمائی: اس جائزہ عمل کو کامیاب بنانے کے لیے ڈاکٹر سنگیتا دیشمکھ اور ڈاکٹر تنجے پیر کے نے وقتاً فوقتاً تکنیکی رہنمائی اور تعاون فراہم کیا۔

حکومتی ہدف 2026: ** حکومت کی جانب سے دسمبر 2026 تک 50 فیصد سب سینٹرز اور 75 فیصد پرائمری ہیلتھ سینٹرز کو NQAS معیار کے مطابق تسلیم شدہ بنانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔

مقامی ٹیم کی محنت: ** اس موقع پر تعلقہ صحت افسر ڈاکٹر موہن دیورائی، ڈاکٹر سہیل اور پرائمری ہیلتھ سینٹر سندھی کے میڈیکل آفیسر ڈاکٹر حمند کے علاوہ تمام طبی عملہ اور آشاورکرس موجود تھے۔ رابطہ اور ہم آہنگی: ** ضلع پریشد کے ضلع کوالٹی اشورنس کو آرڈینیٹر ڈاکٹر شام سندر لوکھنڈے نے اس پورے عمل میں رابطہ کار کے طور پر اہم کردار ادا کیا۔جائزہ کمیٹی نے مرکز میں مریضوں کو فراہم کی جانے والی خدمات، صفائی ستھرائی، ریکارڈ کی جانچ اور تکنیکی انتظامات کا معائنہ کرتے ہوئے مثبت رائے دی۔اس جائزہ عمل سے ضلع میں صحت خدمات کے معیار کو مزید بہتر بنانے میں مدد ملے گی اور شہریوں کو معیاری طبی سہولیات کی فراہمی کا راستہ ہموار ہوگا۔

کسان مخالف بی جے پی حکومت کے خلاف کانگریس کی 9 مارچ کو کلمنوری سے ہنگولی تک پدیاترا

ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال کی قیادت میں بڑی پدیاترا نکالی جائے گی

ممبئی: مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی نے کسان مخالف پالیسیوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے 9 مارچ کو کلمنوری سے ہنگولی تک پدیاترا نکالنے کا اعلان کیا ہے۔اس پدیاترا کی قیادت کانگریس کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال کریں گے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ مرکز اور ریاست کی بی جے پی حکومتوں کی پالیسیوں سے کسان شدید بحران کا شکار ہو گئے ہیں، اس لیے ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے یہ عوامی احتجاج کیا جا رہا ہے۔کانگریس کے مطابق مرکز کی مودی حکومت کی جانب سے امریکہ کے ساتھ کیے گئے تجارتی معاہدے کے نتیجے میں ملک کے کسانوں اور زرعی شعبے کو شدید نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔پارٹی کا الزام ہے کہ پہلے ہی قدرتی آفات اور معاشی مشکلات کا سامنا کرنے والے کسانوں کے لیے یہ معاہدہ ایک بڑا دھچکا ثابت ہوگا۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ اس معاہدے کے بعد ہندوستانی زرعی پیداوار کو مناسب قیمت ملنا مشکل ہو جائے گا جس کے نتیجے میں کسانوں کی معاشی حالت مزید خراب ہو سکتی ہے اور کسان خودکشیوں میں اضافہ ہونے کا خطرہ بھی پیدا ہو سکتا ہے۔کانگریس لیڈروں نے یہ بھی الزام لگایا کہ مودی حکومت نے دیہی غریبوں اور مزدوروں کے لیے یو پی اے دور میں شروع کی گئی منریگا جیسی اہم اسکیم کو کمزور کر دیا ہے، جو دیہی علاقوں میں روزگار کی ضمانت فراہم کرتی تھی۔ پارٹی کے مطابق اس اسکیم کی کمزوری سے دیہی معیشت پر بھی منفی اثر پڑ رہا ہے۔ پارٹی نے ریاستی حکومت کو بھی نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ مہاراشٹر میں بی جے پی مہایوتی حکومت کسانوں کے مفادات کے خلاف فیصلے کر رہی ہے۔ کانگریس کے مطابق طاقت پیٹھ ہائی وے منصوبہ کسانوں کی زمینیں حاصل کرنے کی کوشش ہے، جس کی کسان شدید مخالفت کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود حکومت کسانوں کے اعتراضات کو نظر انداز کرتے ہوئے پولیس طاقت کے استعمال کے ذریعے اس منصوبے کو آگے بڑھانے کی کوشش کر رہی ہے۔کانگریس نے کہا کہ بی جے پی حکومت کی انہی پالیسیوں کے خلاف پارٹی نے احتجاجی مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔اسی سلسلے میں 9 مارچ کو کلمنوری سے ہنگولی تک پدیاترا نکالی جائے گی جس میں بڑی تعداد میں کانگریس لیڈر اور کارکنان شریک ہوں گے۔اس پدیاترا میں امریکہ کے ساتھ کیے گئے تجارتی معاہدے کے خلاف احتجاج، منریگا اسکیم کو مضبوط بنانے، طاقت پیٹھ ہائی وے منصوبے کی مخالفت، آدیواسیوں کے لیے خصوصی بھرتی، جنگلاتی حقوق کے قانون کے مؤثر نفاذ اور غریبوں کے لیے ہاؤسنگ اسکیم کے مطالبات بھی اٹھائے جائیں گے۔اس یاترا کے انتظامات اور رابطہ کاری کی ذمہ داری مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے سینئر نائب صدر موہن جوشی کے سپرد کی گئی ہے۔ان کے ساتھ ریاستی نائب صدر سچن نائک، ہنگولی ضلع کانگریس کمیٹی کے عہدیداران اور کارکنان بڑی تعداد میں اس احتجاجی مارچ میں شرکت کریں گے۔

'ہولی کے بعد دہلی میں پھر بڑھ گئی آلودگی، پی ایم 2.5 کی سطح میں 150 فیصد اضافہ'، اجئے ماکن کا اظہارِ تشویش

نئی دہلی: کانگریس کے سینئر لیڈر اور خزانچی اجئے ماکن نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کے ذریعہ دعویٰ کیا ہے کہ دہلی میں ہولی کے بعد فضائی آلودگی ایک بار پھر خطرناک حد تک بڑھ گئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ گاڑیوں کی بڑی تعداد سڑکوں پر واپس آنے اور تعمیراتی سرگرمیاں دوبارہ شروع ہونے سے شہر میں پی ایم 2.5 کی سطح میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔اجئے ماکن کی جانب سے شیئر کردہ اعداد و شمار کے مطابق 7 مارچ 2026 کو 24 گھنٹوں کے دوران کئی علاقوں میں پی ایم 2.5 کی سطح تشویش ناک حد تک پہنچ گئی۔علی پور میں یہ 243 مائیکروگرام فی مکعب میٹر، مندر مارگ میں 223، جہانگیر پوری میں 222، پنجابی باغ میں 216 اور وزیر پور میں 212 مائیکروگرام فی مکعب میٹر ریکارڈ کیا گیا۔ ماکن کے مطابق یہ سطح نہ صرف عالمی ادارہ? صحت (ڈبلیو ایچ او) کی مقررہ حد 15 مائیکروگرام فی مکعب میٹر سے زیادہ ہے، بلکہ قومی فضائی معیار 60 مائیکروگرام فی مکعب میٹر سے بھی کئی گنا زیادہ ہے۔کانگریس لیڈر کہا کہ دہلی کے 10 میں سے تمام 10 مانیٹرنگ اسٹیشنز نے پی ایم 2.5 کی مقررہ حدود کو پار کرلیا ہے اور ان میں سے 9 اسٹیشنز کی حالت 2021 کے مقابلے میں مزید خراب ہوگئی ہے۔ ماکن کے مطابق شہر میں اوسط پی ایم 2.5 کی سطح صرف 2 دنوں میں 84 مائیکروگرام فی مکعب میٹر (5 مارچ) سے بڑھ کر 210 مائیکروگرام فی مکعب میٹر (7 مارچ) تک پہنچ گئی۔یعنی تقریباً 150 فیصد کا اضافہ درج کیا گیا ہے۔اجئے ماکن نے اس صورتحال کی وجہ گاڑیوں کے بڑھتے استعمال اور تعمیراتی مقامات پر مناسب حفاظتی اقدامات نہ ہونے کو قرار دیا۔انہوں نے کہا کہ ہولی کے بعد تعمیراتی سرگرمیوں کے دوبارہ شروع ہونے کے باوجود کئی مقامات پر دھول کو روکنے کے لیے ضروری اقدامات نہیں کیے جا رہے ہیں، جس سے آلودگی مزید بڑھ رہی ہے۔اپنی سوشل میڈیا پوسٹ میں ماکن نے ایک تحقیقی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ 2024 میں شائع ہونے والی لانسیٹ اسٹڈی کے مطابق 2009 سے 2019 کے درمیان ہندوستان میں پی ایم 2.5 آلودگی کے باعث تقریباً 38 لاکھ اموات ہوئیں۔اسی طرح ہارورڈ یونیورسٹی کی تحقیق کے مطابق پی ایم 2.5 کی سطح میں ہر 10 مائیکروگرام فی مکعب میٹر اضافے سے اموات کی شرح میں 8.6 فیصد اضافہ ہوسکتا ہے۔

شیئر بازار میں مچ گیا تہلکہ، ایران اور اسرائیل-امریکہ جنگ کے باعث سرمایہ کاروں کے ڈوب گئے 19 لاکھ کروڑ روپے

ممبئی: ایران-اسرائیل جنگ کے دوران شیئر بازار میں گزشتہ 5 کاروباری دنوں سے بڑی تباہی دیکھنے کو مل رہی ہے۔خاص بات یہ ہے کہ نفٹی میں سرمایہ کرنے والے سرمایہ کاروں کے گزشتہ 5 دنوں میں 19 لاکھ کروڑ روپے سے زائد ڈوب گئے ہیں۔امریکہ-ایران کے درمیان بڑھتی کشیدگی سے عالمی مارکیٹ میں ہلچل مچ گئی ہے اور وارننگ دی گئی ہے کہ خام تیل کی قیمتیں 100 ڈالر فی بیرل سے اوپر جاسکتی ہے۔اس زبردست فروخت کے باعث بامبے اسٹاک ایکسچینج کا اہم انڈیکس 3330 پوائنٹس تک گر گیا۔دوسری جانب نیشنل اسٹاک ایکسچینج کا اہم انڈیکس نفٹی بھی 1.046 پوائنٹس تک نیچے آیا ہے۔اس کی وجہ سے سوال اٹھ رہے ہیں کہ کیا یہ صرف ایک 'کریکشن' (عارضی گراوٹ) ہے یا مکمل طور سے کساد بازاری کے دور کی شروعات ہے۔پی ایس یو بینک، سیاحت اور ایئرلائن اسٹاک، ریئل اسٹیٹ، بینکنگ اور آٹو سیکٹر میں گراوٹ آئی ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ مشرق وسطیٰ میں بڑھتے ہوئے تناؤ نے ضروری تیل اور گیس کی سپلائی میں رکاوٹ ڈالی ہے، جس سے خام تیل کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں اور ہندوستان کے نازک دوہرے خسارے پر خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ڈیفنس اسٹاک ہی بڑے فاتح کے طور پر ابھرے، جن میں مجھگاؤں ڈاک، سولر انڈسٹریز اور پارس ڈیفنس جنگ کے دوران بڑھے۔وینچورا سیکورٹیز کے ریسرچ ہیڈ ونیت بونگکر نے ای ٹی کی رپورٹ میں کہا کہ مسلسل ایف آئی آئی آؤٹ فلو ایک بڑی ڈی-رسکنگ اسٹریٹجی کو ظاہر کرتا ہے، کیونکہ مشرق وسطیٰ میں جغرافیائی سیاسی تناؤ اور برینٹ کروڈ کے 94 ڈالر تک پہنچنے سے ابھرتی ہوئی مارکیٹ کے جذبات پر منفی اثر پڑ رہا ہے۔خسارے کا درد سینسیکس اور نفٹی کے اندازے سے کہیں زیادہ گہرا ہے۔کم از کم 1000 کروڑ کے مارکیٹ کیپٹلائزیشن والے تقریباً 80 فیصد لسٹڈ اسٹاک پہلے ہی اپنے آل ٹائم ہائی سے 20 فیصد گر چکے ہیں، تکنیکی طور پر بڑے مارکیٹ کو بیئر مارکیٹ میں ڈال دیا ہے، جبکہ نفٹی اپنے عروج سے صرف 7 فیصد نیچے ہے۔ٹیکنیکل انڈیکیٹرس ہر طرف سرخ نشان پر نظر آرہے ہیں۔ مارکیٹ شارٹ-ٹرم اور میڈیم-ٹرم اوسط سے کافی نیچے ٹریڈ کر رہی ہے اور ڈیلی چارٹس پر ایک لوئر ٹاپ بن رہا ہے۔ ہفتہ وار چارٹ پر ایک بیئرش کینڈل بھی موجود سطح سے مزید کمزوری کی نشاندہی کر رہی ہے۔بونگکر نے وارننگ دی کہ روپے کی قدر میں اتار چڑھاؤ اور خام تیل کی مہنگائی کی وجہ سے شارٹ-ٹرم آؤٹ لک محتاط بنا ہوا ہے۔انہیں امید ہے کہ مارکیٹ میں اتار چڑھاؤ برقرار رہے گا، جس سے کیپیٹل گڈس اور کنزیومر ڈیوریبلس جیسے گھریلو شعبوں کو فائدہ پہنچے گا، جبکہ عالمی سطح پر ایکسپوزڈ پاکیٹس کو منسلک شعبوں کو میکرو غیر یقینی صورت حال ختم ہونے تک مسلسل مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔تاہم انہوں نے کہا کہ 'ڈی آئی آئی گشن' کی وجہ سے بنیادی ڈھانچہ برقرار ہے، مسلسل ایس آئی پی ان فلو سے مستحکم ہوئے مقامی اداروں نے فروخت کے دباؤ کو برداشت کیا ہے اور نفٹی کے ضروری 24,300 سپورٹ لیول سے مزید نیچے گرنے سے روکا ہے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کی؟۔ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔